۵ ے

تعلموا الفرائض وعلموها الناس فانها نصف العلم

رسالہ

ہدیہ حامدیہ

فی

فرائض محمدیہ

بعہد حکومت جناب مستطاب معلی القاب سکندر صولت سلیمان حشمت جناب نواب

محمد حامد علیخان بہادر

کے

تصنیف لطیف حضرت مولانا ظہور الحق صاحب قادری چشتی علوی واسطے فائدہ خاص عام

مرتب ہوا

اور

مطبع دبدبہ سکندری اخبار رامپور میں چھپا

تعلموا الفرائض وعلموها الناس فانها نصف العلم

الحمد لله والمنة که درین آوان کتاب مستطاب فیض انتساب بے مثیل و بے نظیر نافع صغیر و کبیر مفید عوام و خاص

ہدیہ حامدیہ فی فرائض محمدیہ

تصنیف حضرت لازم البرکات مظہر الحق قادری ... مولوی غلام ... نصیر الدین ... ابن مولانا شبیر محمد صاحب بخاری

مطبع حسنی رامپور میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی نبیہ محمد سید
المرسلین وعلی آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ
الفائزین الراشدین ۔ امابعد جاننا چاہیے کہ علم فرائض اہم
مقاصد اور اتم مرام اور افضل علوم دینیہ اسلام ہی کہ جسکا جاننا اور سیکہنا فرض
اور بہت ہی ضروریات دین سے ہے چونکہ اکثر آدمی مہارت زبان عربی
مین نہین رکہتے ہین اسکے سیکہنے سے بسبب نہ قادر ہونے الفاظ عربیہ کے عاجز
ہین بنابر التماس اور اقتراح بعض احباب کے اس احقر العباد ظہور الحق
رامپوری نے علم فرائض کو بہت سہل طور پر زبان اردو مین کہ جسکے سمجہنے مین
کچہہ دقت نہووے لکہا اور یہہ رسالہ جمیع کتب سلف اور خلف کو

حاوی ہے اور عوام کو قدرت اس علم پر اور خواص کو بصیرت بلا اعانت
اور کتابوں کی دیتا ہی وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيل اور یہہ رسالہ مشتمل ہے
اوپر ستر فصلوں کی **فصل پہلی** بیان مین کیفیت صرف اور تقسیم مال
میت کی بعد موت اوسکی **فصل دوسری** موانع ارث کی بیانمین
فصل تیسری بیانمین حصوں ذوی الفروض کی **فصل چوتھی** بیانمین عصبات
فصل پانچوین بیانمین مخارج فروض کی اور عول مین **فصل چھٹی**
بیانمین تماثل اور تداخل اور توافق اور تباین کی **فصل ساتوین** بیانمین
تصحیح کے یعنی صحیح کرنی تقسیم کی وارثون پر **فصل آٹھوین** رد کی بیانمین
فصل نوین بیانمین ذوی الارحام کی **فصل دسوین** تخارج کے بیانمین **فصل**
گیارہوین مناسخہ کی بیانمین **فصل بارہوین** بیانمین طریقہ تقسیم ترکہ کی وارثون پر
یا قرضخواہون پر **فصل تیرہوین** بیانمین میراث خنثی کی **فصل چودہوین**
میراث حمل کے بیانمین **فصل پندرہوین** میراث مفقود کی بیانمین **فصل سولہوین**
میراث مرتد کی بیانمین **فصل سترہوین** میراث اسیر کے بیانمین **فصل پہلی** بیانمین

کیفیت صرف اور تقسیم مال میت کی بعد موت اوسکے- اول مال مردہ کا صرف کیا جاوے
اوسکی تجہیز اور تکفین مین بغیر افراط اور تفریط کے پہر ادای دین مین پہر
نفوذ وصایا مین ثلث مابقیہ تک یعنے بعد صرف تجہیز اور تکفین اور ادای دیون کے
جسقدر مال باقی رہے اوسکی تہائی جنکو میت نے وصیت کی ہے دیا جاوے- اور زیادہ
نہین پہر جو باقی رہے ورثا پر تقسیم ہووے- مگر ایسا دین کہ متعلق شئی معین ہے
وہ مقدم اوپر تجہیز اور تکفین میت کے ہوگا- مثلاً ایک چیز میت کی کسی شخص پاس
گرو ہے اور میت سوا اوس شئی کے اور کچھہ ترکہ چھوڑے پس دین مرتہن کا یعنے
زر رہن کہ شئی مرہون سے تعلق ہے اوپر تجہیز اور تکفین میت کے مقدم ہے پس اوس
شئی مرہون کو بیچ کے اول زر رہن ادا کرینگے بعد کو جسقدر کہ باقی رہیگا اوس سے تجہیز اور
تکفین میت کی ہوگی اور اگر کچھہ ہی باقی نہ رہے تو وہ قریب اور عزیز میت کے جنپر نفقہ
اوسکا حالت حیات مین واجب ہے تجہیز و تکفین کرین اور اگر وہ بہی نہوین تو
بیت المال سے ہووے یا مثلاً کسی شخص نے ایک گہوڑا دو سو روپیہ کو مول لیا اور
بسبب عدم ادای قیمت کے بایع نے اوس گہوڑی کو اپنی قبضہ مین رکہا

اور مشتری بغیر ادائے قیمت مرگیا اور کوئی چیز اوسنے سواے اوس گھوڑے کی
قسم مال سے نہین چھوڑی تو ادا کرنا اول زر ثمن گھوڑے کا بایع کو ساتھہ بیچنے
گھوڑے کے چاہیئے اسواسطے کہ یہہ دین متعلق بعین ہے اور اس قسم کا دین اوپر
تجہیز اور تکفین میت کے مقدم ہوتا ہے اور تفصیل تقسیم ورثا کی یہہ ہے کہ اول
اہل فرائض کو اور وہ وارث ہین کہ جنکی حصص معین اور مقرر اللہ نے
قرآن مجید مین کر دیئے ہین جیسے مان کہ اوسکے لئے در صورت ہونے
اولاد کے چھٹا حصہ معین ہے اور بغیر اولاد کے تہائی یا جورو کہ اوسکے لئے چوتہائی
بغیر اولاد کے اور آٹھوان حصہ ساتھہ اولاد کے مقرر ہے پس مال متروکہ
میت کا اولاً ان لوگونپر بقدر حصون انکے تقسیم کیا جاوے بعد کو اون عصبونپر
جو بجہت نسب کے عصبہ ہووین وہ ایسے قرابت والی میت کے ہین جنکی
لئے حصہ مقرر نہین تو کل مال میت کا بعد دینے اصحاب فرائض کے اونکو ملیگا اگر
عصبہ اکیلا بھی ہوگا تو بھی کل مال میت بعد اہل فروض کی لے لیگا اور اگر
عصبہ ساتھہ فروض کے ہووے تو جو ذوی الفروض سے بچیگا وہ لیگا مثلاً اگر میت کا

باپ اور ماں اور ایک بیٹا رہا اول ماں باپ کو چہٹا چہٹا حصہ دینگے کہ اہل
فرض مین سے ہین بعد کو بیٹا کل مال بقیہ لے لیگا اسواسطے کہ وہ عصبہ ہے
اور درصورت نہونی عصبات نسبیہ کے مال میت کا دیا جاویگا ازاد کرنیوالے کو
کہ وہ عصبہ سببی ہے اسواسطے کہ عصوبت اوسکو بسبب ازاد کرنیکے حاصل ہوتی ہے
نہ بسبب قرابت کے یعنی اگر میت اصل مین کسیکا غلام ہو اور اوسکے مولی نے
اوسی ازاد کر دیا ہو اور وہ اپنا کوئی عصبہ نسبی نچہوڑے تو اوسکا مال اس آزاد کرنیوالے
کو مرد ہو خواہ عورت بطور عصوبت کی پہونچیگا مستحق کو یعنی آزاد کرنیوالیکو مولی
عتاقت بہی کہتی ہین اور درصورت نہونے آزاد کرنیوالے کی مال غلام آزاد
شدہ کا اوسکی مولی کے عصبات کو جو مرد ہون ملیگا مثلاً ایک غلام آزاد مرے
اور کوئی اپنا عصبہ نسبی نچہوڑے اور اوسکا آزاد کرنیوالا مولی بہی نرہا ہو تو آزاد
کرنیوالیکے عصبہ مذکر کو وہ مال متروکہ غلام بطور عصوبت کے دیا جائیگا عصبہ مونث کو
نہین ملیگا یعنی اگر اوس آزاد کرنیوالے کا ایک بیٹا ہی اور ایک بیٹی تو کل
بیٹے کو ملیگا نہ بیٹی کو حالانکہ وہ بیٹی بہی ساتہہ بیٹے کی عصبہ ہے اور اگر عصبات

نسبی اور سببی میت سے کوئی نہ رہا ہو تب جو کچھ مال بعد دینے سہام ذوالفروض کے
بچے پھر ذوالفروض نسبیہ پر بطور رد کی موافق حصون اونکی کے مکرر تقسیم کیا
جایگا اور ذوالفروض بھی دو قسم ہین نسبی جو علاقہ میت سے بطور نسب رکھتے ہین
جیسے مان باپ بیٹی بہن اور سببی یعنی جورو خاوند کہ یہہ مستحق اپنے حصہ فرض
کی بسبب نکاح کے ہوئے ہین نہ بسبب قرابت نسبی کے اسواسطے رد اوپر ذوالفروض
نسبیہ کے ہوتا ہے نہ ذوالفروض سببیہ پر یعنی زوج اور زوجہ پر رد نہین ہوتا
بلکہ جو مال بعد دینے حصہ انکے کی بچے اور قابل رد ہو تو بیت المال مین رکھا جاوے
اور مکرر انکو نہ دیا جاوے اور اگر بیت المال نہو جیسا اس زمانہ مین تو زوجین پر
رد کیا جاوے چنانچہ کتب فقہ اشباہ وغیرہ مین لکھا ہے اور درصورت
نہونے ذوالفروض نسبی اور عصبات کے مال مردہ کا دیا جاوے ذوی الارحام کو
اور ذوی الارحام اوس قرابتی کو کہتے ہین جو نہ ذوالفروض مین سے ہو
اور نہ عصبو نسبی جیسے نواسہ اور ماموں اور اگر ذورحم زوج یا زوجہ کیساتھہ
ہو تو جو کچھ بعد دینے حصون زوجین کے بچے ذورحم کو ملے اور اگر ذورحم تنہا ہووے تو کل

مال میت اوسیکو ملیگا اور درصورت نہونے ذوالفروض اورعصبات اور ذورحم کے

مستحق مال میت کا مولی موالات کا ہوگا اور وہ وہ شخص ہے کہ بسبب موالات کے

مولی ہوا ہے یعنی اگر ایک شخص مجہول النسب دوسرے شخص سے کہے کہ تو میرا

مولے ہی جب مین مرون تو میری میراث لیجیو اور مین ایسا جرم کرون

جس سے دیت عاقلہ پر لازم آوے تو تو دیجیو دوسرا شخص اسبات کو قبول

کرے پس یہہ دوسرا سولی موالات کہلاتا ہی اور حال وراثت مولی موالات کا مثل

ذورحم کے ہے کہ درصورت نہونے ذوالفروض اور عصبات اور ذوالارحام کے

وہ مستحق کل مال میت کا ہوگا اور ساتھہ زوج یا زوجہ کے مستحق اوسقدر کا ہوگا جو

بعد دینی حصون ان دونو کے مال بچے گا بعد مولی موالات کے مستحق میراث کا

وہ شخص ہے کہ جسکے لئے میت نی اقرار کیا ہو نسب کا اسطرح پر کہ ثبوت نسب میت سے

نہو بلکہ غیر کیطرف یعنی باپ یا دادا کی جانب رجوع کرے اور وہ غیر اس نسب سے

منکر ہوا اور یہہ مقر اپنی اقرار پر قائم رہے مثلاً میت نے کسی مجہول النسب

کیلئے اقرار کیا ہو کہ یہہ میرا بھائی ہے تو اسصورت مین نسب اوسکی میت کے باپ کی طرف

رجوع کرتی ہے اور اگر میت نے نسبت مجہول النسب کی یہہ کہا کہ یہہ شخص میرا چچا ہے
تو اوسکی نسب میت کی دادا کیطرف رجوع کریگی لہذا اس قسم کے شخص کی وارث
ہونیمین دو شرطین ملحوظ ہین ایک یہہ کہ جسکی طرف نسب رجوع کرے جیسے باپ
یا دادا اور یہہ دونو اوسکے نسب سے منکر ہون یعنی اوس شخص کو اپنا بیٹا نہ تسلیم کرین
اسواسطے کہ اگر وہ بہی اسکے بیٹے ہونیکا اقرار کرینگے تو یہہ شخص مجہول حقیقۃ
بہائی یا چچا میت کا ٹہیر جائیگا تو اس مرتبہ مجہول النسب مین وارث نہوگا بلکہ بہائی یا چچا کے
مرتبہ مین میراث پاویگا دوسری شرط یہہ ہے کہ میت نے بعد اقرار کے بہائی یا چچا ہونیکا او
سے بہائی یا چچا ہونے سے نکیا ہو اور اگر وہ بعد اقرار کے منکر ہوا ہو تو بہی اس شخص کو کچہہ نہین
پہونچیگا اور اقرار نسب کا طرف غیر کے مقید اسلئے ہے کہ اگر میت اقرار نسب طرف
اپنے ذات کی کریگا اور یہہ کہیگا اوس مجہول النسب کو کہ یہہ میرا بیٹا ہے تو وہ شخص سچ
مچ کا بیٹا ٹہیر جائیگا اور اوسکے بیٹے کے مرتبہ مین میراث لیگا نہ اس مرتبہ مجہولیت مین
پس جب کوئی شخص مذکور الذکر سے نہو تو مال مردہ کا اوس شخص کو پہونچتا ہے کہ
جسکو میت نے اپنا کل مال دینے کو وصیت کیا ہو اور جب وہ بہی نہو تو سب مال اوس میت کا

بیت المال مین داخل ہوگا اور بیت المال کہتی ہین خزانہ بادشاہ اسلام کو
کہ جسمین مال خراج وغیرہ کا جمع ہوتا ہے اور اہل استحقاق کو دیا جاتا ہے

فصل دوسری موانع ارث کی بیانمین منع کرنیوالا ارث سے

قتل ناحق ہے کہ اگر کوئی شخص عاقل اور بالغ اپنی مورث کو ناحق قتل کرے
تو اس قاتل کو مقتول کی میراث نہ ملی گی اور اسمین تین شرطین ملحوظ ہین اول یہہ کہ
قتل ناحق ہو اور اگر کسی شخص نے اپنے مورث کو بحکم حاکم حد مین یا قصاص مین قتل کیا
یا وہ مورث اسپر بقصد قتل حملہ آور ہوا تھا تو وارث نے اپنی مدافعت مین اوسی
قتل کیا تو یہہ قاتل محروم نہوگا اسواسطے کہ یہہ قتل قتل ناحق نہین ہے دوسرے یہہ کہ
قاتل مکلف ہو یعنی عاقل بالغ ہو دیوانہ یا لڑکا نہو یعنی اگر کسی دیوانہ یا لڑکے
کے ہاتھ سے اوسکا مورث مارا گیا تو وہ محروم نہوگا تیسری یہہ کہ قتل اوسکے
ہاتھ سے واقع ہوا ہو کہ اسی مباشرت قتل کہتی ہین اور جو قتل بطور تسبیب کے ہو یعنی
ہاتھ سے وہ قتل نکرے لیکن ایسا کام کرے کہ جسکے سبب سے وہ شخص ہلاک ہو جاے مثلاً کنواں
اوسکی راہ مین کہودی ایسی زمین مین کہ وہ کہودنیوالا اسکے ملک نہو یا اسیطرح پتہر رکہہ

پھر یا لکڑی راہ مین اوسکی ڈالی اور وہ شخص اوسمین گر کر یا ٹہوکر کہاکر مرجاوے
تو ایسی صورت مین قاتل محروم الارث نہین ہوتا حاصل اسکا یہہ ہے کہ قاتل جمیع اقسام
قتل مین محروم ہوتا ہے الا قتل بالسبب مین فقط محروم نہین ہوتا دوسرا
مانع میراث کا رقیت ہی یعنی وارث کا لونڈی غلام ہونا مثلاً ایک شخص مرا اور
بیٹا بیٹی اوسکی کسیکی غلام باندی ہون تو یہہ بیٹا بیٹی اوسکی وارث نہونگے یعنی
میراث اوسکی نہ پاوینگے تیسرا مانع میراث اختلاف دین ہے یعنی اگر وارث مومن ہو
اور مورث کافر تو ان دونو مین توارث نہوگا چوتہا مانع ارث اختلاف دار ہے
یعنے ایک کافر دارالاسلام مین مطیع ہوکر جزیہ دیکے رہتا ہو اور دوسرا کافر دارالحرب
مین یعنے کافرون کے ملک مین متوطن ہو تو ان دونون مین وراثت نہوگی
اور ایک کو دوسرے کی میراث نہ ملیگی پانچوان مانع توارث کا نہ معلوم ہونا ترتیب
اموات ہے مثلاً ایک کشتی مین یا ایک مکان مین یا ایک لڑائی مین چند اقارب
دفعۃً ڈوب گئے یا جلگئے یا مارے گئے اور یہہ نہ دریافت ہوا کہ کون اول مرا اور کون بعد کو
تو اس قسم کی اموات مین ایک دوسرے کی وارث نہین ہوتی بلکہ ہر ایک کی میراث

اوسکے وارثون با فیمانده کو ملیگی اور باہم توارث نہوگا پس ایسا شخص کہ جسمین
اسباب موانع ارث پایا جاتا ہے تو وہ کالعدم متصور ہوکر مانع میراث اور وارثونکا
نہوگا مثلاً بیٹا پوتے کا مانع ارث ہوتا ہے بیٹے کے ہوتے پوتے کو کچھ نہین ملتا
اور اگر بیٹا کافر یا غلام کیسکا ہو تو وہ بیٹا کالعدم تصور ہوکر مانع پوتے کے وارث
ہونیکا نہوگا بلکہ صرف پوتا ہی وارث ہوکر کل مال لے لیگا یا اولاد کے ہوتے
ہوئے زوجہ میت کو اٹھوان حصہ ملتا ہے اور اولاد اوسکی اوسکو ربع پانے
سے محروم کر دیتی ہے پس اگر اولاد میت کے کیسکے غلام لونڈی ہون تو اوسکی زوجہ کو
ربع ہی ملیگا یعنی یہہ اولاد کالعدم تصور کیجائیگی جاننا چاہئے کہ جو شخص محجوب یعنی
بطور حرمان یا بطور نقصان کہ بسبب دوسری وارث کی اوسی میراث محل یا
اوسکا کم ہو جاوے تو وہ محجوب اور وارثونکا حاجب ہو جاتا ہے مثلاً ایک شخص دو
بہائی اور مان اور باپ چہوڑے ہر چند کہ باپ کے ہوتے ہوئی بہائی بالکل محجوب ہین باوصف
اسکے اونہون نے مان کو ثلث سے طرف سدس کے محجوب کر دیا یا ایک شخص مان
اور بیٹا اور دادی چہوڑے ہر چند کہ مان ثالث سے بسبب بیٹی کیطرف

سدس کے محجوب ہے باوجود اسکی اوسنی دادی کو محجوب کردیا ایک شخص باپ
اور دادی اور نانی کے مان چھوڑے جو کہ دادی بسبب باپ کے بالکل محجوب ہے
مگر اوسنے نانی کے مان کو محروم کردیا اور حجب دو قسم ہے حجب نقصان اور حجب
حرمان حجب نقصان اوسے کہتے ہین کہ بسبب ہونے کسے وارث کے دوسرے
وارث کا حصہ کم ہوجاوے جیسے کہ اولاد کے ہونے سے زوجہ کا حصہ ربع سے کم ہوکر ثمن
ہوجاتا ہے اور شوہر کا حصہ نصف سے کم ہوکر ربع ٹھہرتا ہے اور حجب حرمان اوسے
کہتے ہین کہ بسبب ایک وارث کے دوسرے وارث کو کچھہ نہ ملے جیسے مان کے ہوتی ہوے
دادی کو کچھہ نہین ملتا یا بیٹے کی موجودگی مین پوتا محروم ہوتا ہے۔

فصل تیسری بیان مین حصون ذوالفروض کے

حصے ذوالفروض کے جو ثابت قرآن مجید سے ثابت ہین وہ چھہ ہین نصف اور
ربع اور ثمن اور ثلثان یعنے دو تہائیین اور ثلث اور سدس مستحق ان حصونکے بارہ
شخص ہین چار مرد یعنی باپ اور دادا اور بہائی اخیافی کہ ایک مان سے اور دوسرے باپ سے ہو اور
شوہر اور اٹھہ عورتین مان دادی یا نانی اور بیٹی اور پوتی اور بہن حقیقی کہ ایک مان باپ سے ہو

اور بہن علاتی کہ ایک باپ اور دوسری ماں سے ہو اور بہن اخیافی کہ ایک
ماں اور دوسرے باپ سے ہو اور زوجہ پس واسطے باپ کی احوال تین ہین
ایک تو صرف ذوفرض ہونا بموجب اسکی چھٹا حصہ پاتا ہی اور یہہ ساتھہ
بیٹے پوتے کے ہوتا ہی یعنی ایک میت اپنا باپ اور بیٹا یا پوتا یا پروتا چھوڑے
تو اسصورت مین باعتبار فرضیت کے باپ کو چھٹا حصہ ملیگا اور دوسرا
ذوفرض اور عصبہ ہونا اور یہہ ساتھہ بیٹی اور پوتی پروتی کی ہوگا یعنی ایک میت اپنا
باپ اور بیٹی یا پوتی یا پروتی چھوڑی تو باپ اول باعتبار فرضیت کی چھٹا حصہ
پائیگا اور بعد دینی نصف بیٹی کے یا پوتی کے یا پروتی کے کل مال باقیہ بلحاظ
عصبہ ہونیکے باپ کو ملیگا اور تیسرا محض عصبہ ہونا اور یہہ صورت نہونی
اولاد اور اولاد اولاد کے یعنی اگر میت کا کوئی بیٹا بیٹی پوتا پوتی پروتا پروتی
نہووے صرف ایک باپ ہی ہو تو کل مال باپ کو بطور عصوبت کے ملیگا اور اگر باپ
میت کا نہوگا تو دادا اور دادا بھی نہو تو پردادا انہین تینون طور سے میراث پاویگا
واسطے اولاد الام یعنی اخیافی بھائی بہنون کی احوال تین ہین چھٹا حصہ واسطے

ایک کی اور تہائی واسطے دو کے یا زیادہ ہون دو سی اور انمین مرد زن
اور مرد سب برابر ہیں یعنی طور پر حصہ لینگے اور یہہ ساقط ہوتے ہین ساتھہ بیٹی اور
پوتی اور پڑپوتی کے اور ساتھہ باپ اور دادا میت کے یعنی واسطے بہائی یا بہن اخیافی میت کے
میت کے جو کلالہ ہو کہ اوسکی والد اور ولد نہو تو ایک کو انمین سے چہٹا حصہ اور ایک
سے زیادہ کو تہائی مال میت کا ملتا ہی اور عورت مرد اس حصہ لینے مین سب
برابر ہین مطلب یہہ ہے کہ اگر ایک شخص مرے اور باپ دادا نچہوڑی اور بیٹا پوتا
یا بیٹی پوتی بہی نہو اور اوسکی ایک بہائی یا بہن اخیافی ہو تو اوس بہائی یا بہن کو
چہٹا حصہ ملیگا اور اگر دو بہائی یا زیادہ یا دو بہنین تو ان سب کو ایک تہائے
مال میت کے ملی گی اس ایک تہائی کو سب برابر بانٹ لینگے عورت مرد اسجگہہ
برابر ہین بخلاف اور مواضع کی اور واسطے زوج کے نصف مال ترکہ زوجہ مین سے
ہے درصورتیکہ کوئی اولاد نہو یعنی بیٹا پوتا پڑپوتا اور واسطے زوجہ کے ربع ہے مال متروکہ شوہر
مین سے درصورت نہونی بیٹی پوتی پڑپوتی کے اور انکی موجودگی مین اٹہوین حصہ
کے مستحق ہوتی ہے اور اگر کسی شخص کے کئی زوجہ ہون تو سب اسی

چوتھائی یا آٹھویں حصہ میں شریک ہیں برابر باہم بانٹ لیں احوال بیٹی صلبی کے نصف
مال متروکہ باپ واسطے ایک کے ہے اور جو ایک سے زیادہ ہوں تو واسطے اونکی دو ثلث
ہیں اور یہی حال پوتی کا ہی اگر بیٹی نہو اور اسیطرح پر پوتی کو دیا جائیگا اگر پوتی نہووے
اور یہی بیٹی پوتی پر پوتی عصبہ ہو جاتی ہیں ساتھ بھائی اپنے کے یعنی بھائی کو دو حصہ
اور بہن کو ایک حصہ ملتا ہے مثلاً ایک میت بیٹا اور بیٹی یا پوتا اور پوتی یا پرپوتا اور پرپوتی
چھوڑے تو بھائی کو دو حصہ اور بہن کو ایک حصہ پہونچتا ہے اور اگر
ساتھ بیٹی کے پوتی ہووے تو نصف بیٹی کو اور چھٹا حصہ پوتی کو دیا جائیگا اور
اگر دو بیٹی اور پوتیاں میت چھوڑی تو بیٹیونکو دو ثلث مال کے ملینگے اور پوتیاں
محروم ہونگی اور اگر انکے ساتھ پوتا بھی ہوگا تو ان پوتیونکو عصبہ کر دیگا یعنی
دو حصہ بقیہ مال کی جو ایک ثلث ہے پوتیکو ملینگے اور ایک حصہ پوتی کو ملیگا اور اگر
میت کے ایک پوتی اور ایک پرپوتی یا کئی پرپوتیاں چھوڑیں تو پوتی بجای بیٹی کے
ہوگی تو اسکو نصف ملیگا اور پرپوتیونکو چھٹا حصہ علی ہذا القیاس نیچے والیاں محجوب ہونگی
پرپوتیاں ساتھ دو اعلی درجہ والیوں کے یعنی دو بیٹیوں کیساتھ پوتی کو کچھ نہیں ملتا اور

دو پوتیون کیساتہہ پر پوتی کو بہی کچہہ نہین ملتا اگر جو ان کے والیون کے ساتہہ یا ان کے
نیچے کوی مرد ہو تو یہہ سب مرد اور عورتین عصبہ ہو جاینگے مثلا ایک شخص نے دو
بیٹی اور ایک پوتی اور پوتا چہوڑے تو دونو بیٹیونکو دو ثلث پہونچینگے اور
باقی اس پوتا اور پوتی پر بطور عصوبت بٹ جایگا مرد کو دو حصہ اور عورت کو ایک یا کوی
میت دو بیٹیان اور ایک پوتی اور ایک پر پوتی اور پر پوتا چہوڑی تو اس پر پوتی کے
سبب سے پر پوتی بہی عصبہ ہو گی اسکے ساتہہ والی اور اس سے اعلی درجہ کی پوتی بہی
عصبہ ہو جایگی یعنی اس پر پوتی کی وجہہ سے پر پوتیان اسکے ساتہہ والی اور پوتیان
جو اس سے اعلی درجہ مین ہین اسکے ساتہہ عصبہ ہو جاتی ہین پس دو حصہ پر پوتی کو اور
ایک پر پوتی کو بعد دینے دو ثلث بیٹیون کے ملیگا یا کوی میت دو پوتیان چہوڑی اور
ایک پر پوتی اور ایک پر پوتا تو بعد دینے دو ثلث پوتیون کے باقی پر پوتہ کو دو حصے اور پر پوتی
کو ایک حصہ دیا جایگا اور اگر یہہ پر پوتا نہوتا تو بسبب دو پوتیون کے پر پوتی محروم ہوتی
پس جاننا چاہیے کہ حق بیٹیونکا دو ثلث سے زیادہ نہین جب دو ثلث بیٹیونکو پہونچ
جاوین پہر اسکے پوتی پوتیونکو خواہ ایک ہو یا زیادہ کچہہ نہین پہونچتا اور دو ثلث کے پہونچنے مین

دو صورتین ہین ایک یہہ کہ دونو ایکدرجہ کی پائین جائین جیسی دو بیٹیان یا دو پوتیان
دوسرے یہہ کہ ایک اعلی درجہ والی کیساتہہ اسفل والی پائی جائین مثلاً ایک بیٹے کی
ساتہ پوتی یا پوتیان ہون یا ایک پوتی کیساتہہ پرپوتی یا پرپوتیان ہون
تو اس صورت مین اعلی درجہ والی کو نصف ملتا ہے اور اسفل والی کو سدس اور
نصف اور سدس ملکی دو ثلث ہوجاتی ہین پس اونسی اور جو اسفل والیان ہون
اونہین کچہہ نہین ملیگا مثلاً ایک بیٹی اور پوتی کیساتہہ پرپوتیان محروم ہونگی
اور ایک پوتی پرپوتی کیساتہہ پرپوتیان ابن الابن کی محروم ہین مگر ایسی صورت
مین بہی اگر کوئی مذکر انکے ساتہہ یا انسے نیچے پایا جاوے تو یہہ جو محروم ہوئی ہین تو اوس
مذکر کیساتہہ ملکے عصبہ ہوجاوینگے مثال مذکر کی ساتہہ ہونیکی یہہ ہے ......

مسئلہ ۱۸

بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن	ابن الابن
ہندہ	زینب	مریم	زید
۹	۳	۲	۴

تو اس صورت مین ہندہ کو نصف اور زینب کو سدس پہونچتا ہی اور مریم اور زید پر باقی
بال اسطور تقسیم ہوگا کہ زید کو دو حصہ اور مریم کو ایک حصہ ملیگا اور اگر زید نہوتا تو مریم

محروم ہوتی اسواسطے کہ اوس سے اعلی درجہ والونکو دو ثلث پہونچ چکے ہین اور اسیقدر
حق بنات کا تہا اور یہ مثال مذکر کے اسفل مین ہونیکی ہے

مسئلہ ۱۲

بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن	بنت ابن ابن الابن	ابن ابن ابن الابن
عجوبہ	سکینہ	امراؤ	ممو	عمر
۶	۲	۱	۱	۲

عجوبہ کو نصف سکینہ کو سدس اور باقی امراؤ اور ممو اور عمر کو اسطور پر بٹیگا
کہ دو حصے عمر کو اور ایک ایک امراؤ اور ممو کو دیا جائیگا کہ ممو اوسکے ساتھ والی ہے
اور امراؤ اوس سے اعلی درجہ مین ہے اور اگر یہ عمر نہوتا تو ممو اور امراؤ دونو محروم
ہوتین بہن حقیقی کہ ایک مان باپ سے ہو مانند بیٹی کے ہوتی ہے یعنی جب بیٹی
نہو تو بہن حقیقی کا حال حصہ مین مثل بیٹی کی ہے ایک کو نصف ملتا ہی اور ایک سے
زیادہ کو دو ثلث اور اپنی بہائی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہی کہ بہائی کو دو حصہ اور بہن کو ایک
دیا جاتا ہی بہن علاتی کہ ایک باپ اور دوسری مان سے ہو بجای پوتی کے ہی یعنی جو حکم
پوتی کی میراث کا ساتھ بیٹی کے ہی وہی حکم بہن علاتی کا ساتھ حقیقی کے ہے
چنانچہ بیٹی کی پونچ صورت ہوتی بیٹی سے بجائی بیٹی کے ہو جاتی ہی اگر اکیلی ہوتی ہی تو نصف پا

اور ایک سے زائد ہو تو ثلث پاتی ہین اور اپنے بہائی کی ساتہہ عصبہ ہو جاتی ہین
اور یہی حال بعینہ علاتی بہنونکا ہے بروقت نہونی حقیقی بہن کے اور جسطرح ایک
بیٹی کیساتہہ پوتی کو سدس ملتا ہے ایسی ہی ایک علاتی بہن کو ساتہہ حقیقی
بہن کے اور جسطرح دو بیٹیون کیساتہہ پوتیان بالکل محروم ہو جاتی ہین ویسے ہی دو حقیقی
بہنون کیساتہہ علاتی بہن محروم ہو جاتی ہی اور جسطرح محروم پوتیان بسبب ہونے مذکر کے
ساتہہ اونکے عصبہ ہو جاتی ہین اسیطرح ساتہہ ہونے دو بہنون حقیقی کی اگر ساتہہ علاتی
بہنون کے بہائی علاتی پایا جاوے تو یہہ بہنین ہی عصبہ ہو جاینگی اور جاننا چاہیے کہ پوتیون
مذکر اسفل سب کو عصبہ کر دیتا ہی مگر یہان یہہ بات نہین ہے مثلاً اگر ایک شخص
مرے اور دو بہنین حقیقی اور ایک بہن علاتی اور ایک بہتیجا چہوڑے تو دو ثلث
حقیقی بہنونکو ملینگے اور باقی بہتیجے کو اور علاتی بہن کو کچہہ نہ ملیگا اور یہہ چار عورتین
ذوات الفروض مین مذکور ہین یعنے بیٹی اور پوتی اور بہن حقیقی اور علاتی اپنے بہائی کے
ساتہہ عصبہ ہوتی ہین اور سوا ان چارون کے کسی عورت کا بہائی اوسی عصبہ نہین
کرتا جیسے پہوپی ساتہہ چچا کی یا بنت العم ساتہہ ابن عم کے یا بنت اخ

ساتھہ ابن اخ کے بلکہ ایسی صورت مین مال سب مردونکو ملتا ہی عورتین محروم رہتی ہین اور اسی وجہہ سے بہن علاتی ساتھہ اپنے ابن اخ کے عصبہ نہین ہوجاتی اسواسطے کہ جب وہ اپنے حقیقی بہن یعنی بنت اخ کو عصبہ نکر سکا تو کیونکر اوسکو جو اوسکے درجہ مین نہین ہے عصبہ کریگا اور ایک حقیقی بہائی کے ہوتے سب بہائی بہن علاتی محروم ہوتے ہین بہن حقیقی اگر ہون تو علاتی کو عصوبت ساتہ بیٹیون کے یا پوتیون کے ہے جب کوئی شخص بیٹی ایک یا زائد چہوڑے اور بہن ایک یا کئی چہوڑی تو بیٹیونکا فرض یعنی نصف یا دو ثلث ہے باقی مال بہنونکو بطور عصوبت ملیگا اور جاننا چاہئے کہ حقیقی بہن عصبہ ہوجاوے تو اوسکے ساتہہ مین علاتی بہائی محروم ہوجاتا ہے اور جو وہ عصبہ ہو تو محروم نہین ہوتا بلکہ خود عصبہ ہوتا ہی بہن مطلقاً حقیقی ہو یا علاتی ساتہہ اصول اور فروع مذکر کے محروم ہوجاتی ہین اصول وہ لوگ ہین جنکی اولاد مین میت ہی جیسے مان اور باپ اور دادا اور دادی اور پردادا اور پردادی فروع وہ ہے جو اوس میت کی اولاد مین ہووے جیسے بیٹا پوتا یا بیٹی پوتی مذکر کی قید اسلئے ہے کہ اصول مونث جیسے مان یا دادی یا نانی اور

فروع مونث جیسی بیٹی پوتی تو ان سبکی ساتھہ بہنین محروم نہین ہوتی ہین اور اصول اور فروع مذکر کیساتھہ بہائی بہی محروم ہوجاتا ہی مان ساتھہ اولاد کی یعنی بیٹا بیٹی اور پوتا پوتی کی اور دو بہائی بہنونکی سدس پاتی ہی اور جو اولاد اور دو بہن بہائی ہون تو مان کو ثلث دیا جائیگا اور بہن بہائی کسی قسم کی ہون عینی یا علاتی یا اخیافی جب دو یا زیادہ پائے جائین خواہ ایک قسم کی مثلاً دو عینی ہون یا دو قسم کے مثلاً ایک عینی ہو اور ایک علاتی یا اخیافی خواہ دونو بہائی ہون خواہ دونو بہنین خواہ ایک بہائی ایک بہن ہو تو اس صورت مین یہہ مانکو ثلث سی طرف سدس کے محجوب کر دیتی ہین اگر ایک سیت مری اور اپنی مان باپ اور زوجہ چہوڑی تو بعد دینی زوجہ کے جسقدر مال باقی رہیگا اوسکی تہائی مانکو ملیگی نہ کل مال کی تہائی اور اگر ایک عورت مری اور اپنی مان باپ اور شوہر چہوڑی تو بعد دینی حصہ شوہر کے جو بچے اوسکی تہائی مانکو پہونچے گی صورت یہہ ہے

مسئلہ ۱۲

اب	ام	زوجہ
۶	۳	۳

جب بارہ مین سے زوجہ کو چوتہائی یعنی تین نکالدہ باقی رہی نو اوسکی تہائی

جو تین ہین مان کو دی باقی چہہ باپ کو پہونچے دوسری صورت یہہ ہے

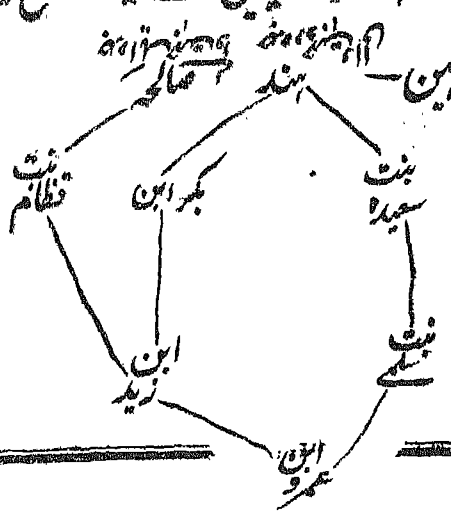
مسئلہ ۶

زوج ام اب

جب چہہ مین سے نصف یعنی تین زوج کو ملے باقی رہی تین اوسکا ثلث یعنی ایک مانکو پہونچیگا اور دو باقی باپ کو جب مان نہو تو سب جدات صحیحہ کو ایک چہٹا حصہ ملتا ہے ایک ہو یا زیادہ بشرطیکہ اگر نسب اونکی طرف میت کے بغیر علاقہ کسی نانا کی ہو اب جاننا چاہئے کہ جدات دو قسم کے ہوتے ہین صحیحہ اور فاسدہ صحیحہ اوسکو کہتی ہین جسکو میت سے علاقہ بواسطے کسی نانا کے نہو اور فاسدہ وہ ہے جسمی بواسطے نانا کے علاقہ ہو پس دادی نانی یا دادی کی مان یہہ سب جدہ صحیحہ ہین اور نانا کی مان یا دادی کی باپ کی مان یا نانی کی باپکی مان یہہ جدات فاسدہ ہین اسواسطے کہ ان سب مین نانا کی سبب سے علاقہ میت سے ہے نانا تو خود باپ مان کا ہی اور دادی کا باپ اب ام الاب ہے اور نانی کا باپ اب ام الام ہے جاننا چاہئی جدہ فاسدہ ذوالارحام مین سے ہین اور جدہ صحیحہ کا یہہ حال ہے کہ دو صورت ہونے مان کے اونہین سدس ملتا ہی اگر اکیلی ہوگی تو کل سدس

لیلیگی اور جو زیادہ ہونگے تو اوسی سدس کو آپسمین بانٹ لینگی اور جن جدانکو باپ کے
سبب سے علاقہ ہے وہ سب باپ کے ہوتے محروم ہوجاتی ہین پس دادیکو اور دادا کی مانکو اور
سب جدات کو جنکی اولاد مین باپ میت کا ہی ساتھہ باپ میت کے کچھہ نہ ملیگا البتہ
مان کیطرف والیونکو جیسے نانی یا نانی کی مان ساتھہ باپ کے محروم نہین ہوتی ہین اور
ساتھہ جد کے محروم ہوجاتی ہین وہ جدات جنہین جد کے سبب سے یعنی بواسطہ جد کے
لو سے علاقہ ہو پس دادا کے ساتھہ مین پردادی ساقط ہوجا ئیگی اور اسیطرح وہ
سب جدات جنکی اولاد مین دادا ہے مگر دادی ساقط ہوگی اسواسطے کہ اوسکا اتصال میت سے
بواسطے باپ کے ہی نہ بواسطے دادا کے اور پردادیکیساتھہ ہین اوسکی مان اور اوس سے اعلی درجہ والیان
ساقط ہوجاینگے جو پردادی اور ساقط ہوجاتی ہین سب دور والیان بسبب ہر ایک قریب والی کے
خواہ قریب والی بعید والی کیساتھہ ہم سلسلہ ہو جیسی دادی اور پردادی کہ دونو
باپ کیطرف کے ہین خواہ دوسرے سلسلہ کی جیسے نانی اور پردادی کہ نانی مان کیطرف کی
ہی اور پردادی باپ کیطرف کی چونکہ نانی اور دادی جدہ قریبہ ہین اونکے ہوتے
پردادی کو کچھہ نہ ملیگا اور اسیطرح دادیکی ہوتے نانی کی مانکو اور باپکی دادی کو

کچھ نہ ملیگا ہان ایک جہت والی جدہ اور کئی جہت والی میراث مین برابر ہین یعنے
دونو ایک سدس مین سے برابر بانٹ لینگے یہہ نہین ہوگا کہ کئی جہت والی کو
زیادہ ملے صورت کئی جہت والی جدہ کیساتھہ ایک جہت والی جدہ کے یہہ ہے مثلاً
ہند ایک عورت ہے اوسنے اپنے ابن الابن زید کا ساتھہ اپنے بنت البنت مسمی سلمی کی
نکاح کیا یعنے ایک عورت نے اپنے پوتی کا ساتھہ نواسی کے مناکحت کی اور زید کی نانی
صالحہ ہے اور زید کی بیٹا ہوا سلمی سے پس ہند اوس عمرو کی دو جہت سے جدہ ہی
اسواسطے کہ اوسکی ام ام الام یعنی پرنانی بہی ہی اور ام اب الاب یعنی پردادی بہی ہے
اور صالحہ اوسکی ایک جہت سے جدہ ہے کہ ام ام الاب ہے سو ان دونونکو یعنی ہند اور صالحہ کو
ترکہ عمرو سے برابر ملیگا یہہ نہوگا کہ ہند کو زیادہ دو یعنی دو جہت کے واسطے زیادہ توضیح کی صورت
اسکی تحت مین لکہی جاتی ہین —



فصل چوتھی بیان مین عصبات کی عصبات نسبیہ تین طور پر ہین

عصبہ بنفسہ اور عصبہ بغیرہ اور عصبہ مع غیرہ عصبہ بنفسہ وہ مذکر ہے جو نداخل ہو بیچ نسبت کرنے اوسکی کے طرف میت کی مونث یعنی قرابت اوس شخص کی میت سے بواسطت کسی عورت کے نہو اور یہہ چار قسم ہین جزء میت کا جیسے بیٹا پوتا اور اصل اوس میت کا جیسے باپ اور درصورت نہونے باپ کے دادا وقس علی ہذا پردادا اور جزء باپ اس میت کے مثل بھائی بھتیجے اور بھتیجے کی اولاد اور جزء دادا اس میت کے جیسے چچا چچا کے اولاد قسم اول فروع میت کے ہین کہ جو لوگ اوسکی اولاد مین ہین قسم دوسری اصول یعنی وہ لوگ جنکی یہہ اولاد مین ہے اور تیسری قسم فروع اب یعنی وہ لوگ جو میت کے باپ کی اولاد مین ہین چوتھی قسم فروع جد یعنی وہ لوگ جو میت کے جد کی اولاد مین ہین ان چار قسمون مین مذکر عصبہ ہوتے ہین مونث عصبہ نہین ہوتیں مگر قسم اول مین یعنے فروع میت مین بیٹیان اور قسم سوم مین یعنے فروع اب مین بہنین مذکر کیساتھہ عصبہ ہو جاتی ہین جیسے بیٹیان بیٹے کیساتھہ اور بہنین بھائیکے ساتھہ چنانچہ اسکا بیان تفصیلی احوال بنات اور اخوات مین ہو چکا ہے پس ان چار قسمون مین قریب تر اور مقدم میراث لینے مین بیٹا ہے بعد کو پوتا پھر پر پوتا یعنی فروع کو عصبات مین

سب سے تقدیم ہی اونکی ہوتی ہوئی اصول عصبہ نہیں ہین باپ یا دادا کو صرف
سدس بطور فرض کے اونکے ساتھہ ملتا ہے اور بعد فروع کے قریب تر اصول ہین
یعنی باپ اور اوس سے فوق مین دادا پردادا وغیرہ جد اصول کے قریب تر فروع الاب
ہین جیسے بہائی بہتیجے اور پہر فروع الجد جیسی میت کا چچا یا میت کے باپ کا چچا یا
میت کے دادا کا چچا ان سب مین اپنے اپنے درجہ مین جو قریب تر ہوگا
وہ میراث لیگا بعد کو قریب علی ہذا اور عصبات کی توریث مین دو باتونکا لحاظ
ہے ایک یہہ کہ یہہ چار قسمین بہ ترتیب جو بیان کین انمین سے مقدم قسم والا
کتنا ہی بعید ہو موخر قسم والی پر اگرچہ قریب ہو مقدم ہے میراث مین مثلاً
قسم اول مین پر پوتا ہو کہ میت سے دو واسطہ کر علاقہ رکہتا ہی قسم دوم کی بلاواسطہ
یا ایک واسطے والے پر اوسے تقدیم ہی پس اوسکی ہوتی ہوے باپ یا دادا کو
بطور عصوبت کچہہ نملے گا یا مثلاً قسم سوم مین بہائی کا پوتا ہو کہ کئی واسطے کر میت سے
منتسب ہے اور قسم چہارم مین چچا ہو کہ میت سے نسبت ابن ابن الاخ کے قریب تر ہی تو
ابن ابن الاخ ہے وارث ہی اور چچا محروم ہے وعلی ہذا القیاس اور یہی مقدم

قسم والی کو اگرچہ قرابت ضعیفہ رکہتا ہو ترجیح ہے اور پر ہو خر قسم والی کی
جسمین قرابت قویہ ہو مثلاً بہائے علاتی کو ترجیح ہے عینی چچا پر حالانکہ علاتے
قرابت بہ نسبت عینی کی ضعیف ہی پس علاتی بہائی کے ہوتی چچا کو کچہہ
نملیگا دوسرے کہیہ ایک درجہ والونمین باعتبار شدت اتصال کے اور قوت
قرابت کی ترجیح ہی پس ابن کے ہوتے ہوے ابن الابن محروم ہے اور باب کے
ہوتے ہوے جد محروم ہے اسواسطے کہ ابن کو نسبت ابن الابن کے اور اب کو نسبت
جد کے اتصال زیادہ ہے اور حقیقی بہائی یا حقیقی چچا کیساتہہ علاتی بہائی
اور علاتی چچا محروم ہین اسواسطے کہ حقیقی کی قرابت قوی ہے بہ نسبت
علاتی کے

فصل پانچوین بیانمین مخارج فروض کے اور عول مین

مخرج اوس عدد کو کہتے ہین جسسے حصہ میراث لینے والی کا یعنی نصف ثلث ربع وغیرہ
صحیح بلا کسر نکل سکے مثلاً بارہ یا چہہ یا آٹہہ کہ نصف بارہ کی ۶ صحیح بلا کسر ہین اور
ایسے ہی ثلث اسکا ۴ اور ربع ۳ اور مخرج نصف کا دو ہین یعنی اگر میت کی ایک بیٹی اور ایک بہائی
رہے تو ظاہر ہے کہ نصف بیٹی کا ہو نصف بہائی کا تو یہانپر مخرج نصف کا دو ہوا ایک بیٹی کو اور ایک

بہائی کو دیا جائیگا اور باقی اگر حصہ ایک نوع کے ہونگے تو مخرج اونکا ہمنام اوس
ہوگا جیسے ثلث کا ثلثہ یعنی تین ربع کا ربع یعنی چار ثمن کا ثمانیہ یعنی اٹہہ یعنی اگر میت
ایک زوجہ اور ایک چچا چہوڑا تو زوجہ کا ربع ہوگا اور تین ربع چچا کی تو یہان مخرج
چار ٹہیریگا ایک زوجہ کو کہ ربع ہے اور تین چچا کو دیا جائیگا اور اگر میت
ایک زوجہ اور ایک بیٹا چہوڑی تو اس صورت مین زوجہ کا حصہ آٹہوان ہے تو مخرج
آٹہہ ہوگا ایک زوجہ کو اور سات بیٹی کو ملینگی اور اگر مسئلہ مین ایک حصہ سے زیادہ
ہون جیسی نصف اور ربع یا ربع اور ثلث تو اوسکا یہہ قاعدہ ہے کہ اگر وہ سب حصہ
ایک نوع کے ہین جیسے نصف اور ربع یا ربع اور ثمن کہ یہہ سب نوع اول کے ہین یا
ثلثان اور ثلث یا ثلث اور سدس کہ یہہ سب نوع ثانی کے ہین تو چہوٹی حصہ کا ہمنام
مخرج ہے پس نصف اور ربع مین چار مخرج ہین اور نصف اور ثمن ہین آٹہہ اور ثلث اور سدس
مین چہہ پس اگر میت کیساتہہ عصبہ یعنے بہائی اور بیٹی اور شوہر چہوڑی کہ اسمین نصف اور ربع ہے یکجا
تو اسکا مسئلہ چار ہوگا مسئلہ ۴ زید ایک زوج کو جو ربع ہے

اخ عینی	بنت	زوج
۱	۲	۱

اور دو بیٹی کو کہ نصف ہی باقی ایک بہائی کو اور اگر بیٹی بہا اور زوجہ چہوڑے

کہ اسمین ثمن اور نصف یکجا ہے تو مسئلہ اٹہہ سے ہوگا

مسئلہ ۸ — مسئلہ ۶

اخ عینی	بنت	زوجہ	دوبہائی اخیافی	چچا	جدہ
۳	۴	۱	۲	۳	۱

زوجہ کو ایک بیٹی کو چار بہائی کو تین اور جو دو اخیافی بہائی اور جدہ چچا چہوڑے کہ یہان ثلث اور سدس اکہٹے ہین تو مسئلہ چہہ سے ہوگا دو بہائی اخیافی کو کہ ثلث ہے اور ایک جدہ کو کہ سدس ہے باقی تین چچا کو جاننا چاہئے کہ عول اوسے کہتے ہین کہ مخرج تنگی ہو اور حصون اہل میراث مین کثرت اسطور پر کہ مخرج ملتقی حصون اہل میراث کو بقدر اونکے فروض کے نہو سکے اور یاد رکہنا چاہئے کہ مجموعہ مخارج کا سات ہے دو اور تین اور چار اور چہہ اور آٹہہ اور بارہ اور چوبیس اس مجموعہ مخارج کے جو سات ہین چار انمین سے نہین عول کرتے ہین یعنی دو اور تین اور چار اور اٹہہ اور تین انمین سے عول کرتے ہین یعنی چہہ اور بارہ اور چوبیس پس چہہ عول کرتا ہے دس تک طاق بہی جاتا یعنی سات اور نو اور جفت بہی ہوتا ہے یعنی اٹہہ اور دس اور طریقہ عول کا یہہ ہے کہ سب حصہ وارون کے حصونکو اوسکے مخرج سے لیکر یکجا کرین جو عدد حاصل ہو وہی مخرج عول کا ہے پس مثال عول کرنے چہہ کے طرف سات کے یہہ ہے مثلاً ایک عورت مری اور اوسنے زوج اور دو بہنین

چہوڑین تو زوج کو نصف پہونچتا ہے اور دو بہنونکو دو ثلث پس بسبب اختلاط نصف کیساتہہ بعض نوع ثانی کے مسئلہ چہہ سے ہوا اور نصف چہہ کا تین ہے اور دو ثلث چار چونکہ یہہ چہہ جو مسئلہ اور مخرج ورثا کا ہے انپر بقدر انکی حصون کے بٹ نہین سکتا تہا پس اس چہہ کو عول کیا یعنی حصہ زوج کا جو تین ہے اور حصہ بہنونکا جو چار ہین سبکو جمع کیا تو سات ہوے اور اس سات کو مخرج ٹہیرایا اور ورثا پر تقسیم کردیا اور صورت عول چہہ کیطرف آٹہہ کی یہہ ہے۔

مسئلہ ۷

زوج ۳ دو اخت ۴

اور طرف نہہ کے یہہ ہے

مسئلہ ۹

زوج ۳ دو اخت ۴ جدہ ۱

اور طرف دس کے یہہ ہے

مسئلہ ۱۰

زوج ۳ دو اخت عینی ۴ دو اخت لام ۲ جدہ ۱

اگر ربع یکجا ہو ساتہہ کل نوع ثانی یا بعض نوع ثانی کے تو مسئلہ بارہ سے ہوتا ہے مثال اوسکی یہہ ہے مسئلہ ۱۲

زوج ۳ دو بنت ۸ ام ۲

عول بارہ کا طاق سترہ تک ہے یعنی عول بارہ کا جفت نہین آتا ہے طاق ہی آتا ہی تیرہ ۱۳ آتا ہے اور پندرہ ۱۵ آتا ہے اور سترہ ۱۷ آتا ہے چودہ ۱۴ اور سولہ نہین آتا مثال تیرہ کی

زوجہ	دو اخت ع	جدہ
۳	۸	۲

مسئلہ ۱۲

مثال پندرہ کی مسئلہ ۱۲/۱۵

زوجہ	دو اخت ع	اخت لام	جدہ
۳	۸	۲	۲

مثال سترہ کی مسئلہ ۱۲/۱۷

زوجہ	دو اخت	دو اخت لام	جدہ
۳	۸	۴	۲

اس مثال مین اختلاط ربع کا ہی ساتھ کل نوع ثانی کی اور باقی مثالون مین ساتھ بعض نوع ثانی کے ثمن ساتھ نوع ثانی کے ہو تو مسئلہ ہوتا ہے چوبیس سے مثال اوسکی یہہ ہے مسئلہ ۲۴

زوجہ	دو بنت	اخ ع
۳	۱۶	۵

عول چوبیس کا ستائیس ہے ۲۴/۲۷ ایک فقط مثال اوسکی یہہ ہے مسئلہ ۲۴/۲۷

زوجہ	دو بنت	اب	ام
۳	۱۶	۴	۴

فصل چھٹی بیان مین تماثل اور تداخل اور توافق اور تباین کے

جو دو عدد ایک سان ہون اور ایک کی مثل دوسرا ہو جیسے تین اور تین چار اور چار آٹھ اور آٹھ یعنی دونو عدد برابر ہون نہ کم زیادہ ایسی دو عددونمین نسبت تماثل کی ہوتی ہے اور ان دونو عددونکو متماثلین کہتے ہین اور جو متماثلین نہون تو بالضرور وہ دونو عدد کم وبیش ہونگی پہر اگر کم کو بیش مین سے چند بار طرح کرین اور بیش ختم ہو جائی تو یہہ دونو عدد متداخلین ہوتی ہین اور نسبت ان دونو عددونمین تداخل کی ہوتی ہے جیسے دو اور چھہ جب دو کو

تین بار چھہ مین سے نکالین تو چھہ فنا ہو جائیگا یا چار اور سولہ جب چار کو
چار بار سولہ مین سے طرح کرینگی تو سولہ فنا ہو جائیگا اور اگر ایک عدد دوسرے کو
فنا نکرے پہر دیکہین گے کہ سوا ایک کے اور کوی عدد ان دونو کو فنا نہین کرتا تو
نسبت ان دونو مین تباین کی ہوگی اور وہ دونو عدد متباینین ہونگے
جیسے چار اور پانچ اور سات اور اٹھہ کہ ان دونو عدد ونکو سوا ایک کے ایک دوسرا
فنا نہین کرتا ہے اور نسبت درمیان دو عدد ون کے توافق کی ہے اگر فنا کری ان
دونو عددونکو تیسرا بشرطیکہ زیادہ واحد سے ہووی جیسے چھہ اور نو کہ یہہ دونو عدد
باہم کم و بیش ہین اور ایک دوسرے کو فنا نہین کرتا اور فنا کرنی والا عدد
ایک سے زیادہ ہے یعنی تین ان دونون کو فنا کرتا ہی مثلا چار اور ایک کہ ان
دو عددونکو دو فنا کرتا ہی تو ایسی دو عددونمین نسبت توافق کی ہوتی ہی اور
ان دونونکو متوافقین کہتے ہین اب جاننا چاہیے کہ توافق بالنصف
ہوتا ہے اگر عدد ثالث فنا کرنیوالا دو ہووے اور توافق بالثلث ہوتا ہی اگر فنا
کرنی والا تین ہووے علی ہذا اگر فانی چار ہو تو توافق بالربع ہوتا ہے جیسے چار اور چھہ یا آٹھہ اور

اور نصف ہر ایک کا وفق ہے اور بارہ اور پندرہ مین توافق بالثلث ہے
اور چار وفق ہے اور سولہ اور بیس مین توافق بالربع ہے کیونکہ مفنی الکا چار ہے وقس علی ہذا

فصل ساتوین بیان مین تصحیح کی یعنی صحیح کرنی تقسیم کی

وارثون پر اگر وارثونکی ایک گروہ پر حصہ صحیح نہ بٹ سکی اور کسر واقع ہو جاوے تو دیکھنا چاہیے
کہ عدد حصہ مین اور عدد ورثا مین کیا نسبت ہے مثلاً اگر توافق ہو جیسے ایک شخص مری اور ایک جدہ
اور چھہ بیٹیان اور ایک چچا چھوڑی تو یہان مسئلہ چھہ سے ہوگا کہ اوسمین جدہ کو ایک پہونچتا ہے اور چھہ
بیٹیونکو چار پہونچتی ہین پس چار چھہ پر صحیح نہین آتی اسواسطے کہ چار کو چھہ جگہہ برابر اگر
بانٹے تو پون پون حصہ ایک بیٹی کے حصہ مین پہونچتا ہے پس جب غور کیا تو چار مین اور چھہ مین توافق
ہی پس عدد ورثا کی وفق کو اصل مسئلہ مین ضرب کرینگی جو کچھہ حاصل ہوگا اوسی
ورثا پر صحیح طور بانٹینگے پس جاننا چاہیے کہ مثال مذکور مین چھہ اور چار مین توافق
بالنصف ہے اور وفق چھہ کا تین ہے اوسی مخرج مسئلہ مین یعنی
چھہ مین ضرب کیا تو حاصل اٹھارہ ہوا اب اٹھارہ سب ورثا پر صحیح طور بٹ جاوے
یعنی جدہ کو ایک سدس کہ تین ہین اور بیٹیونکو دو ثلث کہ بارہ ہین تو ہر ایک

بیٹی کو دو دو پہونچے اور تین باقی چچا کو اور جاننا چاہیے کہ عدد ورثا کو عدد
روس اور عدد حصہ کو سہام کہتے ہین اور اگر عدد روس اور سہام مین تباین
واقع ہو تو کل عدد روس کو اصل مسئلہ مین ضرب کرینگے اور حاصل کو سب ورثا
پر صحیح طور پر دینگے مثلاً ایک میت نے باپ اور مان اور پانچ بیٹیان چھوڑین تو
یہان اصل مسئلہ چھہ سے ہے باپ اور مان کو ایک ایک سدس پہونچتا ہے
اور پانچ بیٹیونکو ثلثان یعنی دو ثلث جو چار ہین پہونچتی ہین اور چار پانچ پر صحیح طور پر
تقسیم نہین ہوسکتی لہذا پانچ کو جو عدد روس ہین اور چار کو جو سہام انکے
ہین ہمنے دیکہا کہ ان دونو مین نسبت تباین کی واقع ہے تو اصل مسئلہ کو
یعنی چھہ کو عدد روس مین یعنی پانچ مین ضرب کیا تو تیس حاصل ہوئے
او سمین سے پانچ یعنی ایک سدس باپ کو اور ایسی ہی پانچ ایک سدس مانکو دیئے
اور دو ثلث یعنی بیس پانچون بیٹیونکو یعنی چار چار پہونچے اور اگر درمیان عدد
روس اور سہام کی نسبت تداخل کے ہو اسطور پر کہ سہام کم ہون اور عدد
روس زیادہ ہون تو اسکا حکم توافق کا سا ہے یعنی وفق عدد روس کو اصل مسئلہ مین

ضرب کرینگے جیسے ایک میت نے اپنی ایک جدہ اور آٹھہ بیٹیان اور ایک چچا
چھوڑا تو ظاہر ہی کہ اصل مسئلہ یہان چھہ سے ہوگا تو جدہ کو تو ایک صحیح پہونچ
سکتا ہے اور آٹھہ بیٹیونکو چار صحیح طور پر نہین پہونچ سکتے اور ایک چچا کو
بھی صحیح پہونچ جائیگا پس سہام بنات کے جو چار ہین عدد روس بنات
مین یعنی آٹھہ مین نسبت تداخل کی ہے اور آٹھہ یعنی عدد روس زیادہ ہے عدد سہام
یعنی چار سے لہذا حسب قاعدہ توافق کے وفق عدد روس یعنی دو کو اصل
مسئلہ مین یعنی چھہ مین ضرب کیا تو بارہ حاصل ہوا اوس سے سب وارثونکو
صحیح طور پر تقسیم کیا یعنی جدہ کو دو کہ بارہ کا سدس ہے اور آٹھہ بیٹیونکو آٹھہ کہ یہہ
بارہ کی دو ثلث ہین اور باقی دو چچا کو

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۲

جدہ	بنت	عم
۲	۸	۲

اور اگر عدد روس کے کم ہون اور سہام زیادہ تو اسصورت مین حصہ صحیح بٹ
جائیگا کچھہ ضرورت ضرب کی نہو گی مثلاً ایک میت کی مان اور دو بیٹیان اور
ایک چچا ہا تو اصل مسئلہ چھہ سے ہوا ایک مان کو چار دو بیٹیونکو ایک چچا کو دیا
مثال مسئلہ ۶ فقط یہانپر تو ایک ہی گروہ پر وارثونکو کیا

ام	بنتین	عم
۱	۴	۱

یعنی بیٹیونکا حصہ ٹوٹتا ہی تو اوسکا یہہ قاعدہ تہا کہ بیان کیا گیا اور اگر ایک گروہ
سے زیادہ پر حصہ صحیح نہٹی تو وہ جتنی فریق ہون اونکی باہم عدد رؤس کے
نسبت کا لحاظ کرینگی اسطور پر کہ ایک فریق کو دوسرے کیا نسبت
تماثل یا تداخل یا توافق یا تباین لیکن اس نسبت کے لحاظ کرنیمین اور ایک
قاعدہ ہی کہ جس فریق کے سہام اور رؤس مین توافق ہو اوسکی عدد رؤس کے
وفق کو لیکی اوسکے ساتہہ دوسرے کی نسبت ملاحظہ کرتی ہین اور جس فریق کی
سہام اور رؤس مین تباین ہو تو کل عدد رؤس کی نسبت دوسرے کی ساتہہ
دیکہتی ہین مثلاً تین بیٹیان ہو وین اور چار سہام اونہین پہونچین اور
تین دادیان ہون اور ایک سہام اونہین پہونچے پس دونو کی سہام اور
رؤس مین تباین ہے تو ان دو فریق کی کل کو یعنی تین اور تین کو باہم لحاظ
کرینگی کہ کیا نسبت رکہتی ہین یا چہہ بیٹیان ہون اور اونہین چار سہام
پہونچین اور تین دادیونکو ایک سہم اور چہہ اور چار مین توافق بالنصف ہی تو چہہ
کی وفق اوسکا نصف یعنی تین سہی دینگی اوسکی نسبت ساتہہ دوسرے فریق کے دیکہینگی

یعنی جب حصہ صحیح ورثا کا نہ نکلی اور بکسر ہو جاوے تو وفق ہر ایک گروہ کا یا کل سہام
ہر گروہ کیساتھہ وفق یا کل دوسری گروہ کے لحاظ کرینگے کہ انمین کیا نسبت ہے
پس حسب قاعدہ مذکورہ بالا عمل کرینگے اور جو اعداد صحیح سہام نکلینگے بطور تصحیح ورثا کو
تقسیم کرینگے الحاصل فیما بین روس اور سہام کی توافق ہو تو اوسکی وفق
کی نسبت کا لحاظ کرین اور اگر تباین ہو تو جملہ روس کی نسبت کا ساتھہ دوسرے فرقہ کے
اعتبار کرینگے اور فریق ثانی کا بھی یہی حال ہے کہ اگر اوسکی سہام اور روس مین
تباین ہے تو اوسکے کل کا اعتبار ہے اور اگر توافق ہے تو وفق کا لحاظ ہوگا پھر اگر ان
سب فرقون مین نسبت تماثل کی ہو تو ایک کو اونمین سے اصل مسئلہ مین ضرب کرینگے
اور جو نسبت تداخل کی ہو تو بڑی عدد کو اصل مسئلہ مین ضرب کرینگے جو کچھہ ضرب سے
حاصل ہوگا صحیح طور پر بلا کسر ورثا پر تقسیم ہوگا مثال تماثل کی یہ ہے مسئلہ ٦ تصا ١٨
جدہ ٣ اخت ١٢ عم ٣
کہ ایک میت نے تین دادیان اور چھہ بہنین اور تین چچی چھوڑی تو اصل مسئلہ چھہ
سے ہے اور سدس اسکا ایک آتا ہے دادیون پر صحیح طور پر تقسیم نہین ہو سکتا بلکہ
منکسر ہے اور تباین رکھتا ہے لہذا کل کا جو تین ہین اعتبار ہوا اور چھہ بہنون کو دو ثلث

یعنی چار پہنچتی ہین وہ بہی منکسر ہین اور نسبت توافق بالنصف کے رکہتی ہین لہذا
چہہ ہین سے وفق اوسکا یعنی تین معتبر ہوا اور تین چچانکو ایک پہونچتا ہی وہ بہی منکسر ہے
اور نسبت تباین کی رکہتا ہی لہذا کل کا جو تین ہین یہان بہی اعتبار ہوا پس تینون
فرقہ وارثونکی عدد روس مین بموجب قاعدہ کے نسبت جو ملحوظ ہوئی ہے اوس سے
تماثل معلوم ہوا اب ونمین سے ایک کو یعنی فقط تین کو اصل مسئلہ مین یعنے
چہہ مین ضرب کیا اٹہارہ حاصل ہوا اوسمین سے تین جو سدس ہے تینون دادیونکو
پہونچے اور بارہ جو دو ثلث ہین چہیون بہنونکو دیگئی اور تین باقی تینون چچونکو تو
بموجب اس قاعدہ کے ہرایک کو صحیح حصہ ملگیا اور مثال تداخل کی یہ ہے مثلا ایک
میت کی تین دادیان اور نو بہنین اور اٹہارہ چچے رہے تو یہان پر اصل مسئلہ چہہ سے ہے
اسواسطیکہ اس فریق ورثا مین جدہ ہے تو ایک چہٹا کو ملنا چاہئے اور دو ثلث یعنی چار
چہہ مین بہنونکو اور یہ چار نو بہنون پر صحیح طرح پر تقسیم ہوسکتی ہین اور ایک چچونکو
دیا گیا اور یہان پر سب کسر یا ہم اور تینون تباین واقع ہے لہذا یہ سب روس کل معتبر ہونگے
اور انمین باہم نسبت تداخل کی ہی تین نو مین متداخل ہے اور نو اٹہارہ مین پس اٹہارہ کو کہ بڑا

عدد ہی اصل مسئلہ مین جو چھہ ہین ضرب کیا تو ایک سو آٹھہ حاصل ہوئی اور ہنہ
رؤس پر صحیح صحیح تقسیم ہو سکتی ہین مثلاً — مسئلہ ۶ تص ۱۰۸
۳ جدہ ۱۸ — ۹ اخت ۳۶ — ۱۸ عم ۱۸
مثلاً اٹھارہ تین دادیونکو کہ سدس ہی پہونچتی ہین یعنی ہر دادیکو چھہ چھہ اور چھتیس جو
دو ثلث ہین نو بہنونکو پہونچتی ہین یعنی ہر بہن کو آٹھہ آٹھہ اور باقی اٹھارہ چچونکو
یعنی ہر چچا کو ایک ایک اور مثال دوسری مثلاً ایک میت کے چار زوجہ تین جدہ
بارہ چچی ہے اصل مسئلہ مین بہی بسبب ہونے تباین عدد رؤس اور سہام مین کل
عدد رؤس کے معتبر ہونگے اگرچہ تین اور چار مین تباین ہے لیکن دو نو بارہ مین تداخل
ہین تو بارہ کو جو اصل مسئلہ کے بارہ مین ضرب کیا تو ۱۴۴ حاصل ہوا اسی سے تقسیم کر دیا
مسئلہ ۱۲ تص ۱۴۴ — اور جاننا چاہیے اگر عدد رؤس کے
زوجہ ۴ — جدہ ۳ — عم ۱۲
فریق مین نسبت توافق کی ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے مین ضرب
کرین اور جو نسبت تباین کی ہو تو کل کو دوسرے مین ضرب کرینگی اور جو
حاصل ہوگا اوسکی نسبت کا تیسرے فریق سے لحاظ کرین پہر اگر اسی کل حاصل
ضرب اور تیسرے فریق مین نسبت توافق کی ہو تو اسکے وفق کو ضرب کرین

اور جو نسبت تباین کی ہو تو کل کو تیسرے مین ضرب کرین علی ہذا اسیطرح آخر تک
پہر آخیر کی حاصل ضرب کو اصل مسئلہ مین ضرب کرین تو اب مخرج کل حاصل ہوگا
جیسے کہ ہر ایک فریق کے سہام مین ضرب کرین جو نسبی اوس فریق کے سہام حاصل
ہوتے ہین مثال موافقت کی یہہ ہے مسئلہ ٢٤ / ٤٣٢٠

عم ٦	جدہ ١٥	بنت ١٨	زوجہ ٤
١٨٠	٧٢٠	٢٨٨٠	٥٤٠

اگر ایک میت نے چار زوجات اٹھارہ بیٹیان پندرہ دادیان چہہ چچی چہوڑی تو
یہان اصل مسئلہ چوبیس سے ہے اوسمین تین زوجات کو اور سولہ بنات کو اور چار جدات
کو اور ایک اعمام کو پہونچتا ہی اور سوا بنات کے اورون کے سہام اور روس مین تباین
ہے لہذا اون سب کے عدد روس معتبر ہوی اور بنات کے روس اور سہام مین توافق
بالنصف ہی لہذا اٹھارہ مین سے نو معتبر کئے اب ان سب مین جو نسبت کا لحاظ کیا چار
جو عدد زوجات کا ہی اور چہہ جو عدد اعمام کا ہی توافق بالنصف ہے ایک ایک کی وفق
کو یعنی نصف کو دوسرے مین ضرب کیا تو ١٢ حاصل ہوے اوسکی نسبت اور نو سے دیکہی تو
اوسمین اور نو مین توافق بالثلث ہی اوسکی ثلث کو یعنی چار کو نو مین ضرب کیا تو
٣٦ حاصل ہوے اوسکی نسبت پندرہ سی دیکہی تو یہی موافقت بالثلث پائی ایک کے

ثلث کو دوسرے مین ضرب کیا تو ایک سو اسی ہوے اوسکو اصل مسئلہ مین یعنی ۲۴
مین ضرب کیا چار ہزار تین سو بیس حاصل ہوا اسی سب پر صحیح طور پر سے تقسیم کیا
زوجات کو اصل مسئلہ سے تین ملتے تہے اوسکو ایک سو اسی مین ضرب کیا تو
پانسو چالیس ہوے وہ زوجات کی سہام ہین ہر ایک کو ایک سو پینتیس ملتے ہین اور
بیٹیونکو باعتبار اصل مسئلہ کے سولہ ملتی تہے اونہین ایکسو اسی مین ضرب کیا تو
دو ہزار اٹہہ سو اسی حاصل ہوے یہہ سہام بیٹیون کے ہین ہر بیٹی کو ایکسو ساٹ
ملتے ہین اور جدات کو اصل مسئلہ سی چار پہونچتی تہے اونہین ایکسو اسی مین ضرب کیا تو
سات سو بیس حاصل ہوے وہ سہام جدات کے ہین ہر ایک جدہ کو اٹہتالیس پہونچتی
ہین اور چچونکو اصل مسئلہ سے ایک پہونچتا تہا اوسی ایکسو اسی مین ضرب کیا تو
ایکسو اسی حاصل ہوے وہی اعمام کے سہام ہین ہر ایک کو تیس پہونچتی ہین مثال
مباینت کی یہہ ہے کہ ایک میت نے دو زوجہ چہہ جدہ دس بنت سات عم چہوڑے
تو یہان اصل مسئلہ چوبیس سے ہوا دو زوجہ کو تین پہونچتی ہین اور چہہ جدہ کو چار اور
دس بیٹیونکو سولہ اور باقی ایک سات چچونکو پس یہہ سب بغیر کسر تقسیم ہوتا نہین یعنے

صحیح طور پر سہام بموجب حصص کے ان ورثا پر نہین پہونچسکتی ہین اور فیمابین
سہام اور رؤس زوجات اور اعمام کی مباینت ہے لہذا اونکی کل عدد رؤس کو
اعتبار کیا اور باقی یعنی چھہ جدہ اور دس بیٹیونکو عدد رؤس اور سہام مین توافق
بالنصف ہے لہذا عدد رؤس جدات کی تین اعتبار کیگئی اور بنات کے پانچ آئے
انمین یعنی دو اور تین اور پانچ اور سات مین نسبت کا جو لحاظ کیا گیا تو تباین معلوم ہوا
دو کو تین مین ضرب کیا چھہ حاصل ہو وہ پانچ سی متباین ہین اسواسطے چھہ کو پانچ مین ضرب کیا
تیس ہو وہ سات سی متباین ہین پس تیس کو سات مین ضرب کیا تو دوسو
دس حاصل ہوا اسکو جو بیس مین ضرب کیا تو پانچہزار چالیس حاصل ہو یہہ
تصحیح کامل اس مسئلہ کی ہے اس سے ہر وارث کو صحیح طور پر پہونچ جائینگے تفصیل
اس اجمال کی یہہ ہے کہ زوجین کو باعتبار اصل مسئلہ کے تین پہونچتی تھے اونکو
دوسو دس مین ضرب کیا تو چھہ سو تیس حاصل ہوئے یہہ انکی سہام ہین ہر
زوجہ کو تین سو پندرہ پہونچتی ہین اور جدات کو از روے اصل مسئلہ کے چار ملی تھے
انہین دوسو دس مین ضرب کیا تو اٹھہ سو چالیس ہوے ہر جدہ کو ایکسو چالیس ملے

بیٹیونکا حصہ اصل مسئلہ سے سولہ تہا اوسی دو سو دس مین ضرب کیا تین ہزار تین سو ساٹھ ہوئے ہر بیٹی کو تین سو چھتیس پہونچتے ہین اور اعمام کو یعنی چچونکو باعتبار اصل مسئلہ کے ایک ملا تہا اوسی دو سو دس مین ضرب کیا تو دو سو دس ہی حاصل ہو تو ہر ایک کو تیس پہونچتے ہین

مسئلہ ۲۴ / ۵۰۴۰

۷ عم ۱	۱۰ بنت ۱۶	چار جدہ ۴	زوجہ ۳
۲۱۰	۳۳۶۰	۸۴۰	۶۳۰

اکثر لوگونکو یہہ شبہہ ناشی ہوتا ہی کہ توریث جدات مین دو سی زیادہ کا اجتماع ممکن نہین اسواسطے کہ ساتہہ ام الاب اور ام الام کی سب اون سے اعلی رتبہ کے ہونگے مثلاً ام ام الام ہو یا ام اب الاب ہو اور دور والی تو ساتہہ نزدیک والی کے محجوب ہوتی ہی پہر مثالونمین جو کہین چہہ جدہ مین اور کہین زیادہ یہہ کیسی صحیح ہو جواب اس شبہہ کا یہہ ہی کہ جسقدر جدہ بعید ہو اوسیقدر اونمین کثرت ممکن ہے اول مرتبہ مین دو ہین ام الاب اور ام الام اور دوسری مرتبہ مین تین ہین یعنی ام ام الام اور ام ام الاب اور ام اب الاب اور تیسری مرتبہ مین چار یعنی ام ام ام الام اور ام ام ام الاب اور ام ام اب الاب اور ام اب اب الاب اور اسیطرح ہر مرتبہ مین عدد بڑہتا جائیگا فقط قاعدہ واسطے نکالنی جدات کثیرہ کی جو ایک مرتبہ کے ہین یہہ ہے کہ جسقدر جدات ایک مرتبہ کے

منظور ہوں اوسقدر لفظ ام لکہا جاے پہر آخر ام کی جگہہ اب لکہے باقی ام
رہنے دے پہر آخر سے اوپر والی ام کیجگہہ بہی لفظ اب لکہی اور اسیطرح اوپر کو اب بڑہاتا
جایہانتک کہ فقط ایک ام اوپر کے رہجاے باقی سب اب ہو جائین پس اوسقدر جدات
ایک مرتبہ کی حاصل ہو جائینگے مثلاً چہہ جدہ ایک مرتبہ کی دریافت کرنی منظور ہین
پس پہلے لکہا ام ام ام ام ام ام اور ام ام ام ام ام اب اور ام ام
ام ام اب اب اور ام ام ام اب اب اب اور ام ام اب اب
اب اب اور ام اب اب اب اب اب پس یہہ چہہ جدہ صحیحہ ہین
ایک مرتبہ کی اور سبب اسکا یہہ ہے کہ ام اب الام جدہ فاسدہ ہی پس ماں کی جانب سے
کسی مرتبہ مین ایک جدہ صحیحہ سے زیادہ ممکن نہین اور باپ کے جانب سی ممکن ہے
بانیوجہ کہ ہر اب کی ام الاب اور ام الام جدہ صحیحہ لقدر مشروح الصدر
ہو سکتی ہین الحاصل جو نسبت سہام کی اصل مسئلہ سے ایک فرقہ کی ہو اوسی
نسبت پر حصہ ایک فرد کا اوس فرقہ مین ہے مثلاً مثال تباین مین دو زوجہ کو
اصل مسئلہ سے تین پہونچتی ہتے اور تین نسبت ڈو کی ڈیوڑا ہے تو مضروب یعنے

دو سو دس کا ڈیوڑا حصہ ہر زوجہ کا ہی یعنی تین سو پندرہ - اور دس بنات کو
سولہ پہونچتی ہین اور سولہ نسبت دس کی ایک مثل اور تین خمس ہے تو مضروب
یعنے دو سو دس کا ایک مثل اور تین خمس حصہ ہر بنت کا ہے یعنی تین سو چہتیس اور
چہہ جدہ کو چار پہونچتی ہین چار دو ثلث ہین چہہ کی انسے نسبت دو سو دس ہین ہے دو ثلث یعنی
ایکسو چالیس ہر جدہ کو پہونچتی ہین اور سات چچونکو ایک پہونچتا ہی اور ایک سبع ہے
سات کا پس ہر چچا کو ایک سبع دو سو دس کا یعنی تیس پہونچتا ہے جاننا چاہئی
کہ اکثر کتب فرائض مین اسطریقہ نسبت کو واسطے دریافت حصہ ہر فرقہ کے آسان
لکہا ہے مگر یہہ نسبت اکثر اشخاص کہ جو حساب سے مہارت اور مناسبت نہین رکہتے ہین
اونپر یہہ طریقہ بہت ہی دشوار ہے بلکہ اون لوگونکی واسطے طریقہ قسمت کا
بہت سہل ہے اور باعانت قواعد قسمت کی مطلب جلد حاصل ہوتا وہ یہہ ہے کہ جو
کچہہ بعد ضرب کے سہام فریق کے ٹہیرین اوسکو عدد روس فریق پر قسمت کرین
خارج قسمت حصہ ہر فرد کا ہے پس مثال مذکور مین چہہ سو تیس سہام زوجین
دو پر قسمت کیا خارج قسمت یعنی تین سو پندرہ ہر زوجہ کا حصہ ہے اور آٹھ سو چالیس

سہام جدات کو چھہ پر قسمت کیا خارج قسمت یعنی ایکسو چالیس حصہ ہر جدہ کا ہوگا
اور تین ہزار تین سو ساٹھہ سہام بنات کو دس پر قسمت کیا تین سو چھتیس
خارج قسمت ہوئے یہی ہر بنت کا حصہ ہے اور دو سو دس سہام اعمام کو سات پر قسمت کیا
خارج قسمت یعنی تیس حصہ ہر عم کا ہی

فصل آٹھوین رد کے بیان مین

رد اوسی کہتے ہین جو کچھہ کہ بچ رہے ذو الفروض کے بعد حصون دینے کی حالت نہونے
عصبات کے اوس سے باقیماندہ کو مکرر موافق اونکے حصص کے اونکو دیوین سوا شوہر اور زوجات
کے کہ انپر رد نہین ہوتا ہے اور اسکے دو صورتین ہین اول یہہ کہ زوجہ یا شوہر ساتھہ اور
ذو الفروض کے نہ ہو دوسرے یہہ کہ اور ذو الفروض فقط ہووین زوج اور شوہر
اونکے ساتھہ نہون اور یہہ دونو صورتین دو حال سے خالی نہین یا مستحق رد کی ایک ہی صنف ہوگی
یا کئی صنفتین ہین ہمہ ذا مسائل رد کی چار صورتین ہوئین یعنی جبکہ شوہر یا زوجہ ساتھہ اور
ذو الفروض کے ہو تو زوجہ یا شوہر کو اونکے اقل مخرج فرض سے حصہ دیکے باقی
اور ذو الفروض کو دیدیوین پھر اگر وہ جنس واحد سے ہون تو باقی کو اونکے عدد رؤس
پر برابر تقسیم کر دین مثلاً ایک میت کا خاوند اور تین بیٹیان رہین تو اصل مسئلہ

بارہ سے ہوا اسواسطے کہ زوج مستحق ربع کا ہے اور تین بیٹیان مستحق دو ثلث کے
اور جب بارہ مین سے تین زوج کو ربع کے پہونچی اور آٹھ بیٹیون کو دو ثلث تو مجموعہ
گیارہ ہوے اور ایک بچ رہا لہذا قاعدہ رد اسمین جاری کیا پس زوج کو اول اقل
مخرج فرض اوسکے سے کہ چار تھی ایک اوسمین سے دیا اور تین باقی بنات
کو دیدے، مسئلہ ۴ اسواسطے کہ

زوج ۱ — بنت ۳

یہہ اہل رد ایک ہی صنف تھی تین اون کے عدد رؤس پر تقسیم ہوئی
اور اگر مستحق رد کے کئی صنفین ہون تو سہام باقی کو اونکی سہام پر تقسیم
کرین اوس سے یہہ مراد ہے کہ ایسی صورت فرض کرین جسمین فقط یہی صنفین
ذوالفروض کے جو مستحق رد ہین ہووین اور اوسکے تصحیح مسئلہ کر کی اوسمین سے
ہر صنف کو حصہ دیوین اور جو حصہ اوس تصحیح مین سے انہین پہونچے وہی
انکے سہام ہین مثال اوسکی یہہ ہے مسئلہ ۴

زوجہ ۱ — جدہ — ۱۲ اخت الام

ہر چند کہ اصل مسئلہ بارہ سے تھا اوسمین سے تین زوجہ کو پہونچی تھی اور دو جدہ کو
اور چار اختین لام کو کہ مجموعہ نو ہوئی اور تین بچ رہے لہذا قاعدہ رد جاری کیا

پس زوجه کو اقل مخرج فرض اوسکی سے یعنی ایک چار مین سے اوسکو دیا باقیمانده تین کو
سہام جده اور اختین لام پر که وه بهی تین تهی تقسیم کردی یعنی دو اختین لام کو دو
اور ایک جده کو اور اونکے سہام اسلئے تین ہین که اگر کوئی شخص فقط جده اور
اختین لام کو ذوالفروض چہوڑے مثلاً مسئله ۶ شوہر اونکو

جده ۱ ۲ اخت لام ۲ عم ۳

بهی تین سہام پہونچتے ہین اور رد و صورتین یہہ ہین که اگر مسئله رد یه مین زوجه
یا شوہر نہو وین فقط وہی اصحاب فرائض ہون جن پر رد ہوتا ہی تو مسئله اونکی عدد رؤس
سے ہوگا اگر ایک صنف ہون اور اون کے سہام سے ہوگا اگر کئی صنفین ہون مثال اول
مسئله ۲ ۲ بنت ۲ اصل مسئله تین سے ہی اسواسطے که دو ثلث بنات کو پہونچتے ہین
صورت ہذا مین ایک بچ رہتا ہے لہذا قاعده رد جاری کیا پس عدد رؤس بنات سے
مسئله کرکے اونپر بانٹ دیا مثال ثانی کی یہہ ہے مسئله ۵

ام ۱ ۲ بنت ۴

اصل مسئله چهہ سے ہی ایک مان کو پہونچتا ہی اور چار دو نو بیٹیونکو اور ایک بچ
رہتا ہے لہذا قاعده رد جاری ہوا پس جسقدر سہام اصل تصحیح مین سے اونہین پہونچے تهے
اوسی سے مسئله کرکے اونپر تقسیم کیا اور جاننا چاہئی اگر مسائل رد کے مین انکسار ہوا اور سہام وارثون

صحیح طور پر نہ بٹ سکیں تو حسب قاعدہ مذکورہ بالا عمل کریں مگر دیکھنا چاہیئے
اگر ایک ہی فرقہ پر انکسار ہو تو درصورت تباین فیما بین رؤس اور سہام کے
کل عدد رؤس کو مخرج مسئلہ و عول میں ضرب کرینگے اور درصورت توافق
وفق رؤس کو اور اگر چند فرقوں پر انکسار ہو تو درصورت تماثل جمیع رؤس کے
ایک کو رؤس میں سے مخرج مسئلہ میں ضرب کرینگے اور درصورت تداخل اکثر کو
اور درصورت توافق وفق ایک کا دوسرے میں ضرب کرکے حاصل کو مخرج میں
اور درصورت تباین کل ایک کا دوسرے میں ضرب کرکے حاصل کو مخرج میں ضرب
کرینگے اوس سے سب وارثوں کو سہام صحیح منقسم ہو جائینگے پس جاننا چاہیے کہ جس
صورت میں زوجین نہوں اور ذوالفروض ایک ہی صنف ہوں وہاں انکسار نہوگا
اسواسطے کہ مسئلہ ایسی صورت میں وارثوں کے رؤس سے ہوتا ہے جتنے وارث ہوں
اونپر برابر بٹ جاتا ہے پس انکسار ممکن نہیں اور باقی سب صورتوں میں انکسار
ہوتا ہے مثال اوسکی ایک صنف پر انکسار ہے اور عدد رؤس اور سہام میں
تباین واقع ہے مثلاً میت مسئلہ ۱۶ اس مثال میں یعنی فرض زوج کے

زوج ۱ — بنت ۳
۴ — ۱۲

اوّل مخرج ایک یعنی چار سے جو تین باقی رہے ہے چار بیٹون پر منکسر ہین اور چار اور تین مین
تباین ہے لہذا چار کو کہ عدد روس ہین مخرج مسئلہ مین ضرب کیا تو سولہ حاصل
ہوئے اوس سے مسئلہ صحیح ہوگیا یعنی زوج کو چار پہونچے اور بارہ بیٹون کو ہر بنت کو
تین تین اور مثال اوسکی کہ ایک صنف پر انکسار ہے اور روس سہام مین توافق
یہہ ہے مسئلہ ۸ زوج ۲ بنت ۶ اس مثال مین جب زوج کو اوّل مخرج اوسکی
سے ایک دیا تین باقی رہے اوسمین اور عدد روس بنات یعنے چہہ مین اگرچہ
تداخل ہے لیکن باینوجہ کہ فصل تصحیح مین ہم بیان کرچکے ہین کہ تداخل فیما بین روس
سہام کے جبکہ سہام کم ہون موافقت قرار پاتا ہے لہذا یہان پر معتبر فیما بین
تین سہام اور چہہ روس کے موافقت بالثلث ہے پس چہہ کے ثلث یعنی
دو کو چار مین جو مخرج مسئلہ ہے ضرب کیا آٹھہ حاصل ہوئے اوسمین سے دو زوج
اور چہہ بنات کو پہونچتے ہین یعنی ہر بنت کو ایک ایک اور یہہ مثال اوسکی
ہے کہ دو صنفون پر انکسار ہووے اور فیما بین دونون کے روس مین تماثل
مسئلہ ۱۶ زوجہ ۲ بنت ۱۴ اس مثال مین اوّل مخرج فرض زوجہ یعنی آٹھہ مین سے ایک

جو دونوں زوجونکو پہونچتا ہے اونپر منکسر ہے اور ثلث باقی عدد روس
منکسر ہین پس دو قسم ہین منکسر دو صنفونپر پائی گئین اور دونوں کی روس مین تماثل
ہے لہذا ایک کو اون دونوں مین سے مخرج مسئلہ یعنی آٹھ مین ضرب کیا سولہ ۱۶ حاصل ہوے
اونمین سے دو دونوں زوجہ کو پہونچتی ہین ہر ایک کو ایک ایک اور چودہ دو بیٹیونکو
ہر ایک کو سات سات مثال اوسکی کہ دو صنفونمین انکسار ہی اور فیمابین دونون کے
روس مین تباین ہے مسئلہ ۴۸ ————— اسمثال مین جبکہ اقل مخرج فرض
زوجہ ۴ جدہ ۶ اخت لام
زوجہ یعنی چار ہین سے زوجہ کو ایک دیا تین باقی رہی ۱۲ ۲۴ اور اہل رد یعنی جدات اور
اخوات تین سہام کے مستحق ہین دو کے اخوات اور ایک کے جدات اور ایک
جدات کا چار پر منقسم نہین بلکہ تباین رکھتا ہی لہذا عدد روس جدات حسب قاعدہ تباین
کل معتبر ٹھہری اور دو اخوات لام کے عدد روس یعنی چھہ سے توافق بالنصف رکھتی ہین
لہذا اونکی عدد روس کا نصف لی لیا یعنی تین اور چار انکے فیمابین نسبت تباین کے
ہے پس چار کو تین مین ضرب کیا بارہ ۱۲ حاصل ہوے اور بارہ ۱۲ کو چار مین ضرب کیا
تو اڑتالیس ۴۸ ہوے اوس سے سبکو صحیح طور پر پہونچ گیا

اور جاننا چاہیئے کہ کبھی ایسی صورت بھی واقع ہوتی ہے کہ باقی بعد دینے سہام احد
الزوجین کے سہام اہل رد پر منقسم نہیں ہوتی تب مجموعہ سہام اہل رد کو مخرج
فرض احد الزوجین میں ضرب کرنا چاہیئے اوس سے تصحیح سب فریقوں پر ہو جاویگی پھر اگر
انکسار ہو تو حسب قواعد مذکورہ بالا عمل کرنا چاہیئے مثال اوسکی یہ ہے

مسئلہ ۴۰ ——— اٹھ میں سے ایک زوجات کو دیا سات جو باقی

۴ زوجہ ۹ بنت ۶ جدہ
۱۸۰ ۱۰۰

رہی وہ مسئلہ بنات اور جدات پر کہ پانچ ہیں منقسم نہیں پس پانچ کو آٹھ میں ضرب کیا
چالیس حاصل ہوا اوس میں سے پانچ حق زوجات ہے اور پینتیس باقی حق بنات
اور جدات کے اور پانچ مسئلہ پر منقسم ہیں لیکن پانچ سہام زوجات اور
چار اونکی عدد روس میں تباین ہے اور اٹھائیس سہام بنات کے اور اون کے
عدد روس یعنی نو میں اور سات سہام جدات اور اون کے عدد روس یعنی چھ میں
تباین ہے پس لحاظ نسبت کا فیما بین چار اور نو اور چھ کی کیا چار اور چھ میں
توافق بالنصف ہے لہذا تین کو چار میں ضرب کیا بارہ ہوے اوس میں اور نو میں
توافق بالثلث ہے تین کو بارہ میں ضرب کیا چھتیس حاصل ہوے چھتیس کو چالیس میں

ضرب کیا تو ایک ہزار چار سو چالیس ہوئے اس سے ہر ایک کو صحیح ملجاتا ہے
زوجات کو ایک سو اسی ہر زوجہ کو پینتالیس اور بنات کو ایک ہزار آٹھ ہر بنت کو
ایک سو بارہ اور جدات کو دو سو باون اور ہر ایک کو بیالیس

فصل نوین

بیان مین ذوی الارحام کے ذوی الارحام اوس قریب کو کہتے ہین کہ نہ
ذوی الفروض ہو اور نہ عصبہ ہو اور انکی چار قسمین ہین مانند عصبہ کے اسواسطے کہ
ذوی الارحام کو میراث بطور عصبات کی ملتی ہے یعنی اونکے لئے کچھ حصہ مقرر نہین ہے
بلکہ جسطرح عصبات کو درحالت انفراد کل مال ملتا ہے ایسے ہی ذوالارحام کو درحالت
انفراد کل مال ملتا ہے اور سوا زوجین کے مابقیہ قسم اول اولاد بیٹی اور پوتی کے
یعنی وہ فروع کہ جو قسمین ذوالفروض اور عصبات کے نہین ہین جیسے نواسا نواسی یا
پوتی کا بیٹا بیٹی۔ دوسری قسم جدات فاسدہ ہین اور اجداد فاسدہ یعنی وہ اصول کہ جو
ذوالفروض اور عصبات نہین ہین تیسری قسم بھتیجیان اور بہن کی اولاد ہین یعنی وہ فروع
ابوین کی جو عصبہ یا ذوالفروض نہون چوتھی قسم پھوپیان یا ماموں یا خالہ یا عم لام یعنی
باپ کا اخیافی بھائی یعنی فروع جدین کے جو وہ ذوالفروض اور عصبات نہون جاننا چاہئے کہ عصبہ

ذوالارحام مین مثل ترتیب عصبات کے ملحوظ ہے کہ مقدم سب سے فروع ہین بعد
اوسکے اصول اور بعد اوسکے فروع ابوین اور بعد اوسکے فروع جد لہذا بموجودگی
قسم اول کے دوسری قسم کو ترکہ نہین پہونچتا اور دوسری کی ہوتی تیسری کو نہین
پہونچتا وعلی ہذا قریب کے ہوتے بعید کو نہین پہونچتا یعنی نانا کے ہوتے پرنانا محروم
ہے یعنی ہر درجہ مین ایک ذوالارحام کو دوسرے پر ترجیح ہے باعتبار قوت
قرابت اور وصف اصل کے پس پہوپی حقیقی کے ہوتی پہوپی علاتی محروم ہے
اسواسطے کہ حقیقی کے قوت قرابت اور اصلیت نسبت علاتی کے قوی ہے اور جس
ذوالارحام کا اصل وارث موجود ہے اوسکی ساتھہ غیر وارث کے علاقہ رکہنی والی کو کچھہ نملیگا
مثلاً بنت بنت الابن کیساتھہ ابن بنت البنت محروم ہے حالانکہ یہ دونون ایک درجہ
مین ہین اسواسطے کہ اصل اول کی بنت الابن یعنی جو ذی فرض ہی وارث ہے اور اصل دوسرے
کی بنت البنت ذی رحم ہے یا مثلاً اب ام الام کیساتھہ اب اب الام محروم ہے اسواسطے کہ اول کو
علاقہ نسبت بسبب ام الام ذی فرض کے ہے اور دوسرے کو بسبب اب الام ذی رحم کی ہے
یا مثلاً بنت ابن اخ کیساتھہ ابن بنت اخت کو کچھہ نہین ملتا اسلیے کہ اول کو بواسطہ ابن اخ کی جو عصبہ ہے

علاقہ ہی اور ثانی کو بواسطہ بنت اخت کے جو ذوی رحم ہے نسبت ہے یا مثلاً بنت عم
عینی یعنی سگے چچا کی بیٹی کیساتھ بیٹا پھوپی عینی کا محروم ہے اسواسطے کہ اول ولد عصبہ ہے
اور ثانی ولد ذوی رحم اور جاننا چاہیے صنف اول کی اگر ایک درجہ مین سب اولاد
وارث کے ہون یا کوی اولاد وارث کی نہو اور اصول مین اونکی کچھ بھی اختلاف
ذکورت اور انوثت نہو تو بالاتفاق ترکہ موجودین پر باعتبار ابدان اونکے
تقسیم کرینگے یعنی مذکر کو دو حصہ اور مونث کو ایک حصہ دینگے مثال اول

مسئلہ ۳		مثال ثانی	مسئلہ ۳	
بنت بنت الابن	ابن بنت الابن		ابن بنت البنت	بنت بنت البنت

پہلی مثال مین دونو ولد وارث ہین اور دوسری مثال مین دونو ولد غیر وارث
اور دونو کی اصول مین اختلاف ذکورت اور انوثت نہین ہے لہذا مذکر کو دو حصہ اور
مونث کو ایک باعتبار موجودین کے تقسیم کیے اور اگر اصول مین ذکورت اور انوثت کا اختلاف ہو
جیسے کہ ایک میت بنت ابن البنت اور ابن بنت البنت چھوڑی تو یہان مسئلہ ۳ مین سے
ہوگا بنت ابن البنت کو ایک ملیگا نزدیک امام ابو یوسف صاحب کے اور ۲ نزدیک
امام محمد صاحب کے اور ابن بنت البنت کو دو نزدیک امام ابو یوسف صاحب کے اور ایک امام محمد صاحب کے

نزدیک مسئلہ ـــــــــ کہ یہہ دونو غیر وارث کی اولاد ایک

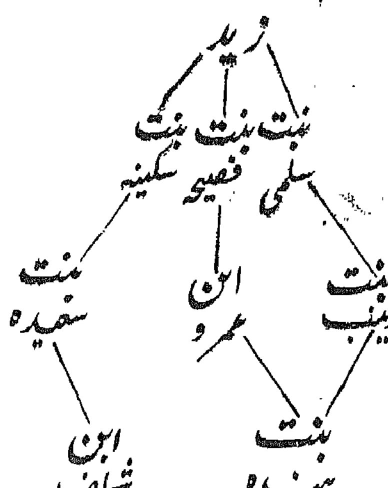
ابن بنت البنت	بنت ابن البنت
۲ نزدیک ابی یوسف	۱ نزدیک ابی یوسف
۱ نزدیک محمد کے	۲ نزدیک محمد کے

درجہ مین ہین اور ایک کی اصل مذکر ہے یعنی ابن البنت اور دوسرے کی اصل مونث یعنی بنت البنت
ایسی صورت مین امام یوسف صاحب باعتبار ابدان فروع کے تقسیم کرتے ہین اور
اونکے نزدیک مثال مذکور مین مسئلہ تین ۳ سے ہوکی بنت ابن البنت کو ایک حصہ اور ابن
بنت البنت کو دو حصہ پہونچینگے اور امام محمد صاحب جس جگہہ پر اصول مین اختلاف واقع
ہوتا ہے اونپر مسئلہ کی تصحیح کرکے اصول پر موافق اونکی ابدان کے تقسیم کرتی ہین اور حصہ
اوسکا اونکی اولاد کو دیتی ہین پس مثال مذکور مین بنت ابن البنت کو دو حصہ پہونچینگے
اور ابن بنت البنت کو ایک حصہ اسواسطے کہ مرتبہ ابن البنت اور بنت البنت مین جو تقسیم پائی ہے
تو ابن بنت کو دو حصہ پہونچے ہین اور بنت البنت کو ایک پس وہی اونکی اولاد کو دیا گیا
جاننا چاہیے کہ امام محمد صاحب محل اختلاف اصول ذکورت اور انوثت مین تقسیم کرتی ہین تو
ہر اصل مین اوسکے عدد فروع کا لحاظ کرکے تقسیم کرتے ہین اور اوسکو اوسی عدد کیموافق قرار
دیکے حصہ دیتے ہین پہر اوسی حصہ کو اوسکی فروع کو پہونچاتے ہین مثال مسئلہ ۳ ابی یوسف مسئلہ محمد
بنت ابن البنت بنت بنت البنت
امام ابو یوسف کے نزدیک اس مثال مین مسئلہ تین ۳ سے ہوگا ہر بنت کو ایک ایک

پہونچجائیگا اور امام محمدؒ کے نزدیک سُلس چار سے ہوگی دو بنت ابن البنت کو پہونچینگے
اور دو دو بنت البنت کو اس سبب سے کہ انکے اصول مین مذکورت والونثت اختلاف ہے
یعنی بطن ثانی مین اور جب وہانپر تقسیم کی اور عدد فروع کا لحاظ کیا تو بنت البنت بمنزلہ دو بنت
کی قرار پائی اور ابن البنت بمنزلہ ایک ابن کے پس چار سی سُلس کرکے دو ابن کو دی اور دو بنت
پھر دو ابن والی اوسکے بنت کو پہونچے اور دو بنت والی اوسکے دونو بیٹونکو درمختار اور کنز میں
لکہا ہے کہ جمیع مسائل ذوی الارحام مین فتوی امام محمدؒ کے قول پر ہے اور وہی روایت مشہورہ ہے
امام ابی حنیفہ صاحبؒ سی لیکن فرائض شریفی مین بعض علما سے نقل کیا ہے
کہ مشایخ بخارا نے قول امام ابو یوسف کا اختیار کیا ہے کہ وہ آسان ہے اور جسکے
موافق مسئلہ لکہنا سہل ہے اور اسی سبب سے یہان اس کتاب مین قول امام ابو یوسف
کا بھی لکہدیا ورنہ ہر جگہہ پر محل خلاف مین فقط قول مفتی بہ لکہا ہے اگر
ایک ذی رحم دو جہت سے استحقاق میراث رکہتا ہو تو دونو جہت سے اوسی میراث
ملیگی بخلاف جدات کے کہ ایک جہت والی اور دو جہت والی برابر ہین پس
امام ابو یوسف مطلقاً ابدان فروع مین دونو جہت کا اعتبار کرکے تقسیم کر

کرتے ہین اور امام محمدؒ اپنے قاعدہ کے موافق محل اختلاف اصول بذکورت وانوثت
مین تقسیم کرکے اونکی اولاد کو باعتبار جہات کے حصہ دیتے ہین مثال ......
مسئلہ عند ابی یوسف ۴ عند محمدؒ ۳ اس مثال مین امام ابو یوسف کے
بنت بنت البنت کہ وہ بنت ابن البنت بھی ہے | ابن بنت البنت
اعند ابی یوسف ۳ عند محمدؒ | اعند ابی یوسف اعند محمدؒ
نزدیک مسئلہ چار سے ہوگا اور تین ابن بنت البنت کو اور ایک بنت بنت البنت کو پہونچیگا
اسواسطے کہ یہہ ایک بنت بنت البنت بمنزلہ دو کسکے ہی گویا ایک بنت بنت البنت
ہے اور ایک بنت ابن البنت پس جبکہ باعتبار ابدان فروع کیواسطے مذکر کے دو اور
واسطے مونث کے ایک تقسیم ہوئی مسئلہ چار سے ہوا ابن بنت البنت کو دو حصہ پہونچے اور بنت
بنت البنت کو دو باعتبار ہر قرابت کے ایک ایک پہر بانیوجہ کہ مستحق دو دو
حصہ کا ایک ایک شخص ہے اختصار کیلئے مسئلہ دو سے کرلیا اور نزدیک امام محمدؒ کے
مسئلہ چار سے ہوگا تین اوس بنت بنت البنت کو پہونچینگے جو بنت ابن البنت
بھی ہے اور ایک ابن بنت البنت کو اس سبب سے کہ اونکی مذہب کے موافق اول تقسیم
محل اختلاف اصول بذکورت وانوثت مین ہوئی وہان ایک ابن البنت ہے اور
دو بنت البنت ابن البنت کو دو حصے پہونچے اور دو نو بنت البنت کو ایک ایک حصہ ملا پہر

دو حصے ابن البنت کے اور ایک بنت البنت کا اوسکو پہونچا جو دونوں کی بیٹی ہے پس اوسے تین ملے اور ایک بنت البنت کا حصہ اوسکے ابن کو پہونچا تفصیل اس مثال کی بطور شجرہ کی یہہ ہے



ہندہ زید کی ابن البنت کی بھی بنت ہی اور بنت البنت کی بھی بنت ہی اور شریف فقط بنت البنت کا بیٹا ہی بوقت مرنی زید کے ہندہ اور شریف پر موافق تفصیل لاحق الذکر کی تقسیم ہوگی پہر صنف دوم یعنی اجداد فاسدین اور جدات فاسدہ مین اگر کچھہ ماں کیجانب سے ہین اور کچھہ باپ کی جانب سے تو باپ کے جانب والونکو دو حصے اور ماں کی جانب والونکو ایک حصہ ملیگا مثال سلسلہ ام اب ام الاب ام اب ام الام اور اگر سب ماں طرف کے ہون یا سب باپ کیطرف کے ہون تو امام ابو یوسف کے نزدیک قسمت ابدان سو ہوتی ہے مطلقاً واسطے مذکر کے دو واسطے مونث کے ایک اور امام

امام محمدؒ کے نزدیک بھی اسیطرح اگر اونکی اصول مین مذکورت و انوثت اختلاف ہو اور جو اختلاف ہو تو اول محل خلاف پر تقسیم کرکے اونکا حصہ اونکے علاقہ دارونپر تقسیم کرین جیسا کہ صنف اول مین معلوم ہو چکا مثلاً

مسئلہ عند ابی یوسف ۲   ۳ عند محمد

اب اب الام	ام اب الام
۱ ابو یوسف ۲ محمد	۱ عندہما

امام ابو یوسفؒ کے نزدیک یہان مسئلہ دو سے ہوگی ایک ایک حصہ دونو کو پہونچ جائیگا اور امام محمدؒ کے نزدیک مسئلہ تین سے ہوگا دو اب اب الام کو ملینگے اور ایک ام اب الام کو تیسری صنف یعنی بھتیجیان اور بہانجے بہانجیان اور اخیافی بھائی یا بہن کی اولاد کا حکم بھی مثل صنف اول کے ہے اور امام ابو یوسف اگر وہ شخص اولاد ام کے فروع مین سے ہون تو اونپر واسطی مذکر کے دو حصہ اور واسطی مونث کے ایک حصہ تقسیم کرتے ہین اور امام محمدؒ دونو کو برابر دیتے ہین اور کہتے ہین کہ ماں کی اولاد مین مذکر کو مونث پر فضیلت نہین ہے

مسئلہ عند ابی یوسف ۳ و ۲ عند محمد

ابن الاخت لام	بنت الاخت لام
۲ ابو یوسف ۱ محمد	۱ عندہما

اس صنف مین بھی اولاد وارث کو اوپر اولاد غیر وارث کی ترجیح ہی پس اگر ایک اولاد عصبہ کی ہو اور دوسری اولاد ذوی رحم کی جیسے بنت ابن الاخ اور ابن بنت الاخ تو اولاد ذوی رحم کو کچھ نملیگا چنانچہ اوپر گذر چکا اور اگر کوئی اولاد عصبہ کے نہو

جیسے بنت بنت الاخ اور ابن بنت الاخ یا سب اولاد عصبہ کے ہون جیسے دو بنت ابن الاخ یا بعض اولاد عصبہ کے ہون اور بعض اولاد اصحاب فرائض کے جیسے بنت اخ عینی اور بنت اخ لام تو امام ابو یوسف کے نزدیک باعتبار قوت قرابت کے ترجیح ہے پس اولاد عینی کیساتھ اولاد علاتی یا اخیافی کی اونکے نزدیک محروم ہے اور اسیطرح اولاد علاتی کیساتھ اولاد اخیافی کے محروم ہے اور امام محمد موافق اپنے قاعدہ کے تقسیم اوسکی اصول کے باعتبار عدد فروع کی اصول مین کرتے ہین اور ہر ایک کا حصہ اوسکی فروع کو پہونچاتے ہین مثال

بنت اخ عینی	۲ بنت اخ لام

اس صورت مین امام ابو یوسف کے نزدیک کل مال بنت اخ عینی کو پہونچیگا اور دونو بنت اخ لام محروم ہونگی اور امام محمد کے نزدیک اول تقسیم اوپر اخ عینی اور اخت لام کی اسطرح کرینگے کہ اخت لام کو باعتبار عدد اوسکی فروع کی دو ٹھہرائینگے پس گویا میت نے ایک اخ عینی اور دو اخت لام چھوڑی اور ایسی صورت مین ثلث اختین لام کو پہونچتا ہے اور باقی اخ عینی کو پس بنت اخ عینی کو ثلثان پہونچینگے جو اوسکی اصل کو پہونچتے تھے اور بنتین اخت لام کو ثلث پہونچیگا جو اونکے اصل کا حصہ تھا اور اصل مسئلہ تین سے ہوگا اور بسبب انکسار واحد اوپر بنتین اخت لام کے چھہ سے تصحیح

ہوگی صنف رابع کے احکام ہی مثل صنف اول کے ہین اور وہ اگر فقط ما کی طرف
کے ہون یا فقط باپ کیطرف کے تو اونپر واسطے ذکر کے دو حصہ اور واسطے مونث کے
ایک حصہ تقسیم ہوگی جیسے عم لام اور عمہ لام کیہہ دونو باپ کیجانب کے ہین یا ماموں اور خالہ کہ
یہہ دونو ماں کیطرف کے ہین اور اگر کچہہ ماں کیطرف کے ہون اور کچہہ باپ کیطرف کے تو دو ثلث
باپ کیطرف والونکو پہونچینگی اور ایک ثلث ما کیطرف والونکو مثال......

مسئلہ ——— قوت قرابت ایک جانب والی مین باعث
عمہ خالہ
حرمان دوسری جانب کے ضعیف کا نہین پس خالہ عینی کیساتہہ عمہ علاتی محروم
نہوگی بلکہ دو ثلث پاویگی اور خالہ عینی کو ایک ثلث ملیگا البتہ ایک جانب مین
قوت قرابت باعث حرمان ضعیف کا اوسی جانب مین ہے پس خالہ عینی کیساتہہ خالہ علاتی
یا عمہ عینی کیساتہہ عمہ علاتی محروم ہے اور اسیطرح ایک جانب کا ولد وارث
باعث حرمان دوسری جانب کی ولد ذوی رحم کا نہین پس بنت عم کیساتہہ
مین کہ وہ ولد عصبہ ہے بنت خال کہ ولد ذوی رحم ہی محروم نہوگی اور بنت عم
بلحاظ قرابت اب کے دو ثلث اور بنت خال کو بلحاظ قرابت ام کے ایک ثلث پہونچیگا اور لا

اعمام اور عمات مین اگر دو ایک رتبہ کے ہون اور ایک وارث عصبہ ہو مگر قرابت ضعیفہ
رکہتا ہو اور دوسرا اولاد ذوی رحم ہو اور قرابت قویہ رکہتا ہو جیسے ابن عمہ عینی اور بنت
عم الاب ایسی صورت مین موافق ظاہر الروایت کی ترجیح باعتبار قوت قرابت
کی ہے اور وارث عصبہ ہونی کو اعتبار نہین پس سب مال ابن عمہ عینی کو پہونچیگا اور بنت
عم الاب محروم رہیگی **فصل دسوین تخارج کے بیان مین** تخارج اسے
کہتے ہین کہ کوی وارث اپنی حصہ کی بدلے کچہہ لیکی تقسیم سے علیحدہ ہو جا یعنی اگر صلح کرے
کوی وارث کسی چیز پر تو تصحیح مین سے اوسکی حصہ کو نکال ڈالا جا مطلب یہ ہے
کہ اگر کوئی وارث اسطرح پر ساتہہ اور وارثونکی مصالحہ کرے کہ مجہی فلانی چیز دیدو
یا اتنی روپیہ دیدو تو مجہے اپنے حصہ سے کچہہ کام نہین یعنی اپنا حصہ بدلے اوس چیز
یا روپیونکی چہوڑا تو ایسی صورت مین وہ چیز خاص یا اوسقدر روپیہ اوسی ترکہ
مین سے دیدینا چاہیی اور تصحیح مسئلہ میت کی بشمول اوسکی کرکے اوس مین سے
اوسکے حصہ کو نکال ڈالین اور باقی ترکہ کو باقی سہام پر تقسیم کرین مثال
زوجہ نے اسطرح پر صلح کی کہ منجملہ متروکات شوہر کی
مسئلہ ١٢ میت
زوجہ ٣ — ام ٤ — عم ٥

ایک جو ٹکڑونکی اوسنی لے لی اور اپنی حصہ سے درگذری پس مسئلہ کو تصحیح کر کے یعنی بارہ میں سے تین جو حصہ زوجہ ہی نکال ڈالی باقی رہے نو بعد نکال ڈالنی جوڑی کٹڑونکی جسقدر ترکہ میت کا ہی اوسکی نو حصہ کرکے چار ماں کو دینگے اور پانچ عم کو

فصل گیارہوین مناسخہ کے بیان مین

مناسخہ اسی کہتی ہین کہ کوی وارث قبل تقسیم ترکہ کی مرجاے اور حصہ اوسکی وارثوں کی طرف منتقل ہو تو ایسی وارث کی ورثہ اگر وہی ہون جو میت اول کی وارث تہی اور طریقہ تقسیم بہی اسکے مرجانی کی کسی وجہہ سے متغیر نہو مثلاً مسئلہ ۲۴

یہ ابن گویا کہ نہین عمرو — ابن بکر — بنت سلمیٰ — بنت ہندہ

اور عمرو قبل تقسیم ترکہ کے مرگیا اور اوسنی سوا بکر اخ اور سلمیٰ اور ہندہ اختین کے اور کو وارث نہین چہوڑا اور جسطرح زید کی میراث سب ورثہ پر واسطی مذکر کے دو حصہ اور مونث کے ایک کے تقسیم ہوئی تہی ایسی ہی اسکی میراث بٹی ہی تو ایسی صورت مین اصلی وارث کے نام کے تلے لفظ گویا کہ نہین لکھدینگی اور میت اول کے مسئلہ کی تصحیح بغیر شمول اسکے کرینگے جیسا کہ اس مثال مین کیا اور اگر تقسیم مین تغیر ہو جیسے میت اول ایک ابن ایک زوجہ سے اور تین بنت دوسری زوجہ سے چہوڑی اور ان بنات مین ہی کوئی

مرجاوے تو میت اول کی میراث واسطے مذکر کے دو حصہ اور ایک واسطے مونث کے
ایک بٹی رہتی اور اسکی میراث اوسطرح نہ بٹی گی بلکہ اسکی دو اخت عینی کو دو ثلثان بطریق عصبہ پہنچینگے
اور اخ لاب کو باقی تو اسکا حکم ایسا ہی ہے جیسے کہ وارث متوفی سوا ورثہ میت اول کے
اور وارث چھوڑے اور تفصیل اوس حکم کی یہہ ہے اگر کوئی وارث مرجاوے اور ہنوز ترکہ
تقسیم نہوا ہو تو مسئلہ اوسکا اوسکے وارثونکی موافق نکالنا چاہیے بعد اوسکے دیکھینگے کہ جو کچھہ
حصہ اوسکا اوپر والی میت سے ملا ہی اس مسئلہ پر مستقیم ہے اور صحیح تقسیم ہو جاتا ہی یا نہیں اگر
صحیح تقسیم ہو جاوے تو بہتر ہے کچھہ اور عمل کی احتیاج نہیں مثلاً میت زید مسئلہ ٣ زوجہ عمرو
مسئلہ عمرو فی بنت عمرو کہ ایک وارث زید کا تہا قبل تقسیم ترکہ کے مرگیا اور اوسنے ایک ابن
ابن اور ایک بنت وارث چھوڑی موافق ان وارثون کے اوسکی تصحیح مسئلہ تین سے
ہوئی اور میت اعلی یعنی زید کی تصحیح سے بھی اسکے ہاتھہ مین تین تھے تو اب یہاں کچھہ
اور عمل کی احتیاج نہین اون تین کو اس تصحیح کے موافق تقسیم کرینگے دو ابن کو دینگے اور
ایک بنت کو اور جاننا چاہیے کہ جو کچھہ وارث کو اوپر کی میت سے ایک بطن یا کئی بطنون مین ملا ہوے
مافی الید کہتے ہیں اور جو مافی الید اس وارث کا اس مسئلہ پر صحیح تقسیم نہو سکے تو حال سے خالی نہین

یا مافی الید مین اور راس تصحیح مسئلہ مین موافقت ہو گی یا مباینت اگر موافقت ہو تو وفق مسئلہ کو اور جو مباینت ہو تو کل مسئلہ کو میت اعلی کی مسئلہ مین ضرب کرین اور نیز سب اوپر والی وارثون کے سہام مین ضرب کرین سوا میت کے یعنی منجملہ وارثان میت اعلی کے میت ہذا کے سہام مین کل مسئلہ یا وفق مسئلہ کے ضرب نہ ہو گی اور میت ہذا کے سب سہام یعنی کل مافی الید کو اوسکی وارثونکے سہام مین ضرب کرینگے درصورت تباین اور وفق مافی الید کو اوسکے وارثون کے سہام مین ضرب کرین درصورت توافق حاصل ضرب حصہ ہر وارث کا ہوگا اوس تصحیح مسئلہ اعلی مین سے جواب بعد ضرب کے قرار پائی ہے مثال ....

مسئلہ ۹ ۴۲ — زید

زوجہ	ابن	ابن	ابن	بنت
ہند	خالد من بطن ہند	بکر من بطن جمیلہ	ولید من بطن ہندہ ایضاً	سلمے من بطنہا ایضاً
۱ / ۳ / ۹	۲ / ۶ / ۱۸	ل ۲	ل ۲	۱ / ۳ / ۹

مسئلہ ۳ — تباین — بکر — سے فی ید ۲

اخ علاتی	اخت عینی
ولید	سلمے
ل ۲	۱ / ۲

مسئلہ ۱۲ — بالنصف — ولید — فی ید ۱۰

بنت	بنت	بنت	بنت	اخت
حمیدہ	سعیدہ	مجیدہ	صالحہ	سلمے
۱ / ۵	۱ / ۵	۱ / ۵	۱ / ۵	۲ / ۱۰

ہند	خالد	سلمی	حمیدہ	سعیدہ	مجیدہ	صالحہ
الاحیا		المبلغ ٧٢				
٩	١٨	٢٥	٥	٥	٥	٥

شرح اس مثال کی یہہ ہے کہ زید میت اعلی ہی اوسنی ایک زوجہ ہند اور خالد ایک ابن بطن ہند سے اور ولید و بکر دو ابن اور سلمی ایک بنت بطن اور زوجہ سے جسکا نام جمیلہ تہا چہوڑی پس مسئلہ اوسکا آٹہہ سے ہوا ایک ہند کو ملا اور دو دو ہر ایک بیٹو نکا اور ایک بیٹی کو منقسم ہوگئی بعد اوسکے بکر قبل تقسیم ترکہ کے مرگیا اور اوسنے ولید اخ عینی اور سلمی اخت عینی کو وارث چہوڑا تو مسئلہ اوسکا تین سے ہوا ایک سلمی کو پہونچا اور دو دو ولید کو پہونچے اور اسکے ہاتہہ مین میت اعلی سے دو تہی اوسمین اور اس مسئلہ یعنی تین مین مباینت ہی پس تین کو مسئلہ اولی یعنی آٹہہ مین ضرب کیا ٢٤ ہوئی اور اسیطرح ہند اور خالد اور ولید اور سلمی کے سہام مین تین کو ضرب کیا ہند اور سلمی کی ایک ایک کے تین تین اور خالد اور ولید کے دو دو کے چہہ چہہ ہوگئے اور اس میت کی وارثون کے سہام مین دو کو ضرب کیا پس سلمی کے دو ہوگئی اور ولید کے چار بعد اسکے ولید مرا اور اوسنے چار بنت چہوڑین — حمیدہ سعیدہ مجیدہ صالحہ اور سلمی اخت عینی اور مسئلہ اوسکا چہہ سے ہوتا ہے

ایک ایک حمیدہ وغیرہ چارون بنت کو اور دو سلمی کو پہونچتی ہین اور اوسکی
پاس تقسیم سابق سے دس ہین چہہ بطن اول سے وسنی پائی تہی اور چار بطن دوم سے اور
دس ہین اور چہہ ہین توافق بالنصف ہے پس وفق چہہ یعنی تین کو مسئلہ اولی اور
جمیع سہام وارثان ماقبل میت ہذا مین ضرب کیا پس مسئلہ اولی کہ چوبیس تہا
۷۲ ہوگیا اور ہندہ کے تین تہے نو ہوگئے اور خالد کے چہہ تہے اٹہارہ ہوگئے اور سلمی کے
تین تہے نو اور بطن ثانی مین سلمی کے دو کی چہہ ہوگئی اور میت ہذا کی وارثون کے
سہام مین وفق باقی الیہ یعنی پانچ کو ضرب کیا پس ایک ایک حمیدہ وغیرہا کے پانچ
پانچ ہوگئی اور دو سلمی کے دس پس تقسیم تمام ہوچکی اور ہندہ اور خالد اور سلمی اور
حمیدہ وسعیدہ ومجیدہ وصالحہ جو زندہ ہین انکو اوسیقدر جو اونکی زیر نام مبلغ الاحیاء کے
تلے لکہدیا ہے پہونچتا ہی طریقہ لکہنے فرائض کا یہ ہے کہ میت کی مد کہینچ کے اوسکی اوپر
بیچ مین نام میت کا لکہتے ہین اور تلے اوسکے وارثونکو لکہکے نیچے ہر ایک کے نام لکہتے ہین
اور ذوی الفروض کو مقدم لکہتے ہین اور بعد اسکے عصبات کو واسطے کہ پہلے
ذوی الفروض کو دیکے جو بچے تو عصبات کو پہونچتا ہے اور ذو الفروض مین

زوجین کو مقدم لکھتے ہین اسواسطے کہ صورت رد مین انکو اقل حصہ پہلی دیکی باقی مین رد ہوتا ہے اور لفظ مسئلہ کا سر پر میت کے لکھکے اوسپر عدد لکھتے ہین اور تلے ہر وارث کی عدد سہام کا تحریر کرتے ہین اور قریب منتہائے اسم میت کے لفظ فی یدہ لکھکے بعد اوسکے عدد ما فی الید لکھہ دیتے ہین اور اگر ما فی الید اور مسئلہ مین تباین ہو تو لفظ تباین اور اگر توافق ہو تو لفظ بالنصف یا بالربع یا بالثلث وغیرہ فیمابین لفظ مسئلہ اور نام میت کے مرقوم کرتے ہین اور جب ضرب سے تغییر ہو تو ایک خط عدد مسئلہ کے اوپر اور عدد سہام وارث کی تلی کہینچ کے عدد حاصل کو لکھتے ہین اور جو شخص اون وارثون مین مرے اوسکے تلے ایک خط بصورت قوس کے کر دیتے ہین یہہ علامت قبر ہے اور پہر اوسکے سہام کی ضرب نہین ہوتی اور بعد تمام ہونے بطون کے مد الاحیاء کی کہینچ کے اوسکی تلے نام اون اشخاص کے جنکے مرنیکا ذکر نہوا ہو لکھکے جو کچہہ ہر ایک کو جمیع بطون سے ملا ہو جمع کر کے نیچے اوسکی نام کی لکھہ دیتے ہین بعد اوسکی جمیع ارقام زیر الاحیاء کو جمع کر کے المبلغ کی مد اوپر مد الاحیاء کی کہینچ کی اوسکے تلی تحریر کرتی ہین اگر عدد زیر مبلغ اور مسئلہ میت اعلی مطابق ہو تو فرائض صحیح ہے نہین تو غلط ہے غور کر کے غلطی نکال ڈالی اس کتاب مین واسطی تعلیم طریقہ تحریر فرائض کے مثال اسی وضع پر لکھی گئی

مسئلہ اور مافی الید مین تداخل ہو پس اگر مسئلہ کثیر ہو تو اوسکا حکم موافقت کا سا ہے اور
اگر مافی الید کثیر ہو تو صورت استقامت کی ہے اور مسئلہ پر وہ صحیح بٹ جائیگا مثال

فی یدہ ۳	مسئلہ ۶ عمرو	مسئلہ ۴ زید
اخ لاب خالد ۴	اخ لام بکر ۱ — ام سلمی ۱	اخ عمرو ۳ — زوجہ ہندہ ۱

المبلغ ۱۲ الاحیاء	فی یدہ ۴	مسئلہ ۲ خالد
سعید ۲ — ولید ۲ — بکر ۱ — سلمی ۱ — ہندہ ۲	سعید ۲	ابن ولید ۲

عمرو کی مافی الید یعنی تین سے مسئلہ اوسکا یعنی چھہ کثیر ہے لہذا حکم موافقت
جاری کیا اور وفق چھہ یعنی دو کو مسئلہ میت اعلی اور اوسکی وارثون کے سہام
ضرب کیا پس مسئلہ میت اعلی ہوگیا اور ہندہ کے سہام دو اور سہام وارثان عمرو
وفق تین یعنی ایک مین ضرب کیا پس جو تہے وہی رہے اور مافی الید خالد کا
یعنی چار اوسکے مسئلہ یعنی دو سے کثیر ہے لہذا اوسکے وارثونپر صحیح بٹ گیا۔

فصل بارہوین بیان مین طریقہ تقسیم ترکہ کی وارثونپر یا قرض

خواہونپر یعنی درمیان مال اور تصحیح مسئلہ کی نسبت لحاظ کرنا چاہئے کہ مباینت
یا موافقت اگر مباینت ہو تو کل مال مین اور جو موافقت ہو تو وفق مال مین فریق کے حصہ کو

ضرب کریں اگر حصہ فریق کا دریافت کرنا منظور ہو اور فرد کے حصہ کو ضرب کریں
اگر حصہ فرد کا دریافت کرنا منظور ہو یعنی حاصل ضرب کو درصورت تباین کل تصحیح
پر اور درصورت توافق وفق تصحیح پر قسمت کریں خارج قسمت حصہ دونوں کا ہے
یعنی حصہ فریق کا ہے مال میں سے اگر فریق کے حصہ کو ضرب کیا ہے اور حصہ فرد کا ہے
اگر حصہ فرد کو ضرب کیا ہے اور جو مال میں کسر ہو تو مال اور تصحیح دونوں کو کسر کر لیں
مطلب یہ ہے کہ جو کچھ مال میت نے چھوڑا ہو از قسم دراہم یا دنانیر یا اور مال کہ حساب
اوسکا ہو باعتبار قیمت اوسکے دراہم اور دنانیر سے ہوتا ہو فیما بین عدد اوس مال
کے اور عدد تصحیح مسئلہ کے نسبت دریافت ہو اور حصہ ایک فریق کا منجملہ وارثان
میت کے دریافت کرنا منظور ہو مثلاً بنات کا یا اعمام کا تو حصہ فریق کو کل عدد مال
میں ضرب کریں اور حاصل کو کل عدد تصحیح پر قسمت کریں خارج قسمت حصہ اوس فریق
کا ہوگا اور اگر حصہ ایک فرد کا دریافت کرنا منظور ہو مثلاً ایک بنت کا یا ایک عم کا تو سہام
فرد کے حصہ کو کل مال میں ضرب کریں اور حاصل ضرب کو کل تصحیح پر قسمت کریں خارج
قسمت حصہ اوس فرد کا ہوگا مثال

مسئلہ ۶	زید	ترکہ	۷ دینار
بنت ۴	۲		

تو تصحیح اور مال مین مباینت ہی اور منظور دریافت کرنا حصہ ایک فریق کا مثلاً بنتین کا ہے
پس اونکے حصہ یعنی چار کو کل مال مین یعنی سات مین ضرب کیا ۲۸ ہوا اوسکو کل تصحیح
یعنی چھہ پر قسمت کیا خارج قسمت چار اور دو ثلث ہی وہی حصہ ہے بنتین کا مال سے
یعنی سات دینار مین سے بنتین کو چار دینار اور دو ثلث دینار پہونچتی ہین اور اگر دونو
عم کا حصہ دریافت کرنا منظور ہو دو کو سات مین ضرب کرین پہر حاصل یعنی چودہ کو چھہ
پر قسمت کرین خارج قسمت یعنی دو اور ایک ثلث حصہ عمین کا ہی اور اگر حصہ ایک فرد کا مثلاً
ایک بنت کا دریافت کرنا منظور ہو تو دو کو کہ اوسکا حصہ ہے سات مین ضرب کرکے حاصل
یعنی چودہ کو چھہ پر قسمت کرین پس خارج قسمت یعنی دو اور ایک ثلث دینار حصہ
اوسکا ہی وعلی ہذا القیاس اور اگر فیمابین عدد مال اور عدد تصحیح کے موافقت ہوا اور حصہ ایک
فریق دریافت کرنا منظور ہو تو اوس فریق کے حصہ کو وفق مال مین ضرب کرین اور حاصل کو
وفق تصحیح پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ اوس فریق کا ہوگا اور اگر حصہ ایک فرد کا
دریافت کرنا منظور ہو تو اوس فرد کے حصہ کو وفق مال مین ضرب کرکے حاصل کو وفق تصحیح
پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ اوس فرد کا ہوگا مثال وہی اوپر والی اسکی ہے جبکہ ترکہ دس دینار

پس تصحیح اور مال مین توافق بالنصف ہے پس اگر حصہ بنتین کا دریافت کرنا منظور ہو
چار کو پانچ مین کہ دس کا وفق ہے ضرب کرین اور حاصل یعنی بیس کو تین پر قسمت
کرین خارج قسمت یعنی چھہ اور دو ثلث دینار حصہ بنتین کا ہے دس دینار مین اور
اسی قیاس پر حصہ عمین کا یا جس فرد کا چاہین نکالین اور اگر مال مین کسر ہو تو
مال اور تصحیح کو بہی کسر کر لین یعنے جو کسر ترکہ مین ہو اوسی کسر کی جنس سے
عدد صحیح ترکہ کا اور بہی عدد تصحیح کو کر لین اور بعد اس کسر کر لینے کی جو عدد دونو
مین حاصل ہوا اون دونو مین باہم نسبت لحاظ کر کے عمل کرین اور عدد صحیح کو از جنس
کسر کر لینا اسے اصطلاح حساب مین تجنیس کہتے ہین اور اس سے جو حاصل ہوا اوسے
مجنس کہتے ہین اور طریقہ تجنیس کا یہہ ہے کہ جس عدد صحیح کا از جنس کسر کرنا
منظور ہوا وسی اوس کسر کے مخرج مین ضرب کرین پس اگر اس عدد تصحیح کے ساتھہ
کوئی کسر نہین ہے تو فقط یہے حاصل ضرب مجنس اوسکا ہی اور اگر کوئی کسر ہے
تو اس حاصل ضرب پر عدد کسر کو بڑہا لین مثلاً مثال مذکور مین اگر ترکہ ساڑہے چھہ
دینار ہو تو مجنس تصحیح کا بارہ ہوگا اور مجنس ترکہ کا تیرہ اسواسطے کہ کیہان

نصف ہے جب اوسکے مخرج یعنی دو مین چہہ کو ضرب کیا بارہ ہوئے اور تصحیح مین
چہہ کیسا تہہ کوئی کسر نہین پس یہی بارہ اوسکا مجنس ہے اور عدد ترکہ بہی چہہ ہے
اوس سے بہی بارہ حاصل ہوے لیکن اوسکے ساتہہ کسر ہے یعنی ایک نصف لہذا عدد کسر کو ایک
نصف تہا اوسپر بڑہایا تیرہ ہوے پہر نسبت کو مابین بارہ اور تیرہ کی لحاظ کیا تباین پایا پس
واسطے دریافت کرنی حصہ عمین کے دو کو تیرہ مین ضرب کرینگے اور حاصل یعنی ۲۶ کو بارہ پر قسمت
کرینگی خارج قسمت یعنی دو اور ایک سدس حصہ عمین کا ہے اور واسطے دریافت کرنی حصہ بنتین
کے چار کو تیرہ مین ضرب کرینگی اور حاصل یعنی باون کو بارہ پر قسمت کرینگے خارج قسمت
یعنی چار اور ایک ثلث حصہ بنتین کا ہے اور اسیطرح پر حصہ ہر فرد کا بہی نکال لین اور اگر ترکہ
دس دینار اور دو ثلث ہو تو مجنس ترکہ کا بتیس ہوگا اور مجنس تصحیح کا اٹہارہ اور
ان دونو مین موافقت بالنصف ہے پس واسطے دریافت کرنے حصہ عمین کے دو کو
وفق ۳۲ یعنی سولہ مین ضرب کرینگی پہر حاصل یعنی ۳۲ کو وفق اٹہارہ یعنی نو پر
قسمت کرینگی خارج قسمت یعنی تین اور ایک ثلث اور دو تسع حصہ عمین کا ہے اور واسطے دریافت
کرنی حصہ بنتین کے چار کو ۱۶ مین ضرب کرین اور حاصل یعنی ۶۴ کو نو پر قسمت کرین خارج قسمت

یعنی سات دینار اور ایک تسع دینار حصہ بنتین کا ہی اور اسطرح حصہ ہر قرضخواہ کا نکال
لیں قرض او قرض دہندہ مانند حصہ اور وارث کے ہین اور مانند تصحیح کے مجموع
بہت سے قرضون کا یعنی اگر ایک شخص مرا اور ترکہ اتنا چھوڑے کہ سب قرضخواہونکا قرض
اوس سے وصول ہو سکے تو ہر قرضخواہ بمنزلہ ایک وارث کے قرار دیا جاوے اور قرض بمنزلہ سہم
وارث کے اور مجموعہ سب قرضونکا بمنزلہ تصحیح مسئلہ کی پہر نسبت دینا اس مجموعے اور مال
متروکہ کے لحاظ کریں اگر مباینت ہو تو ہر مقرض کے قرض کو کل مال مین ضرب کریں پہر
مجموع دیون کے عدد پر قسمت کریں اور اگر موافقت ہو تو وفق مال مین ضرب کرکے وفق
مجموع الدیون پر قسمت کریں خارج قسمت حصہ رسدی اوس مقرض کا ہی اوس مال مین سے
مثال زید ترکہ دینار ۷ سات اور نو مین مباینت ہے مجموع الدیون ۹
عمرو مقرض ۳ دینار خالد مقرض ۴ دینار بکر مقرض ۲ دینار
پہر واسطے دریافت حصہ رسدی عمرو کے تین ۳ کو سات مین ضرب کرینگے اور اکیس ۲۱ کو نو ۹ پر
قسمت کرینگے پس خارج قسمت یعنی دو ۲ اور ایک ثلث دینار حصہ رسدی عمرو کا
نکلیگا اور سبب چار ۴ کو سات ۷ مین ضرب کرکے حاصل یعنی ۲۸ کو ۹ پر قسمت کرینگے خارج قسمت
یعنی تین ۳ اور ایک تسع دینار حصہ رسدی خالد کا نکلیگا اور سبب دو ۲ کو سات ۷ مین ضرب

کر کے چوتھائی کو نو پر قسمت کرینگے خارج قسمت یعنی ایک اور ایک ثلث اور تسع دینار حصہ رسدی بکر کا نکلے گا اور اسی مثال میں اگر مال چھہ دینار ہو تو تصحیح یعنی نو کیساتھہ مال کو نسبت موافقت بالثلث ہے تو بہر قرض کو دونوں میں کہ وفق مال ہے ضرب کرینگے اور حاصل کو تین پر کہ وفق مجموع الدیون ہے قسمت کرینگے خارج قسمت حصہ رسدی ہوگا پس حصہ رسدی عمرو کا دو دینار اور خالد کا دو اور دو ثلث دینار اور بکر کا ایک اور ایک ثلث دینار نکلیگا

فصل تیرہوین بیان میراث خنثی کے

خنثی اوسی کہتے ہین جو عضو مردی اور عضو زنی دونو رکہتا ہو یا دونوں میں ایک بہی نرکہتا ہو پہر اگر کسیطرحپر جانب مردی یا زنی غالب ہوجاے مثلاً آلہ مردی سے پیشاب کرے اور آلہ زنی سے نکرے یا بالعکس یا مردون کیطرح وطی کرے یا عورتون کیطرح وطی کرادے یا کسی اور طرح سے کسی جانب کا غلبہ پایا جاوے وہی ٹہریگا اور اگر کوئی جانب غالب نہو مثلاً دونو عضو سے پیشاب کرے یا کوئی عضو نرکہتا ہو اور پیشاب کی جگہہ ایک سوراخ ہو کہ کسی عضو کی ہیئت پر نہین تو وہ خنثی مشکل ہے یعنی خنثی کو اگر مشکل ہو وہ قرار دینگے جو صورت نقصان کی ہو یعنی اگر مرد ٹہرانے سے اوسکا حصہ گھٹے یا کچھہ نملے تو اوسی مرد ٹہراینگے اور جو

عورت ٹھہرانی سے اوسی کم ملے یا کچھہ نملے تو اوسی عورت ٹھہرائینگے اور اگر مشکل ہو تو دو برابر ہے سبہو نکے اگر غلبہ جانب مردوکا ہے سب مردون کے برابر اوسی میراث ملیگی اور اگر غلبہ جانب زنان کا ہے تو سب عورتونکی برابر مثال اسکی کہ عورت ٹھہرانی سے خنثی کو کم ملی

مسئلہ ۲
ابن ۲ — خنثی ۱

یہان خنثی کو بنت ٹھہرائینگی مثال اسکی کہ عورت قرار دینی سے خنثی کو کچھہ نملے

مسئلہ
ابن عم ۱ — خنثی ولد عم

یہان اگر خنثی کو مذکر ٹھہرادین تو وہ بہی ایک ابن عم ہوگا او سکو مثل ابن عم اول کے میراث ملیگی اور جو مونث ٹھہرادین وہ بنت عم ہوگی اور بنت عم ذوی الارحام سے ہے اوسی ساتھہ ابن عم کے کہ عصبہ ہے کچھہ نہین ملتا پس خنثی کو یہان مونث قرار دینگی مثال اسکی کہ مذکر ٹھہرانے سے خنثی کو کم ملے یہہ ہے

مسئلہ ۶
زوج ۳ — ام ۱ — اخت لام ۱ — خنثی لاب ۱

یہان خنثی کو مذکر قرار دیا پس وہ اخ لاب عصبہ ہوا اور اوسے ایک جو اصحاب فرائض سے بچ رہا تہا پہونچا اور اگر اوسے مونث قرار دین وہ اخت لاب ذوی فرض قرار پاویگی مستحق نصف کی ہوگی اور مسئلہ آٹھہ کیطرف عول کریگا اور او سمین سے تین اوسی کو پہنچین پس یہان مذکر ٹھہرانی مین خنثی کا نقصان ہے

لہذا وہ مذکر قرار پایا مثال اسکی کہ مذکر ٹھہرانے سے خنثی کو کچھہ ملے ......

مسئلہ ۶ — زوج ٣ ، اخت عینی ٣ ، خنثی لاب ١ — اس مسئلہ مین اگر خنثی کو عورت قرار دین وہ اخت لاب ذی فرض ہوگی سدس پاویگی اور مسئلہ ساتؐ سے بطور عول ہوجاے گی اور جو مذکر قرار دین تو وہ اخ لاب عصبہ ہوا اور ذوالفروض سے جب کچھہ نہ بچے عصبہ محروم رہتا ہے اوسکے لیے عول نہین ہوتا لہذا خنثی یہان مذکر ٹھہرا —

فصل چودہوین میراث حمل کے بیان مین حصہ حمل کیواسطے رکھہ چھوڑین

جو زیادہ ہو اگر مرد کا حصہ زیادہ ہو تو بقدر حصہ مرد کو اور اگر عورت کا حصہ زیادہ ہو تو بقدر حصہ عورت کے مثال مرد کے حصہ زیادہ ہونیکی مسئلہ ۷ — ابن ، حمل — یہان اگر حمل کو مذکر ٹھہراوین تو اوسے نصف ترکہ ملیگا اور اگر مونث ٹھہراوین تو ثلث لہذا مرد کا حصہ یعنی نصف ترکہ رکھہ چھوڑینگے مثال عورت کے حصہ زیادہ ہونے کی —

مسئلہ ۸ — زوج ٣ ، ام ١ ، اخت لام ١ ، حمل از اب ٣ — یہان حمل کو اگر مونث ٹھہراوین تو وہ اخت لاب ہوکر اصحاب فرائض مین سے مستحق نصف کے ہوگی اور مسئلہ آٹھہ سے ہوگا اور اگر مذکر ٹھہراوین تو اخ لاب ہوگا وہ عصبہ ہے مستحق باقی کا

اصحاب فرائض سے ہی یعنی ایک کا چھٹا مین سے پس سونٹ کا حصہ رکھہ چھوڑینگی یعنی آٹھہ
سی مسئلہ کرکے اوسمین سے تین رکھہ چھوڑینگی لیکن ضامن لے لینا چاہئے اسباب کے
لیئے کہ اگر حمل ایک سے زیادہ متولد ہو مثلاً دو ابن تو امین پیدا ہون یا دو بنت تو
استحقاق اونکا اوسقدر سی جو رکھہ چھوڑا گیا ہی زیادہ ہوگا پس ضامن
کفیل ہوگا اس امر کا کہ جسقدر اور استحقاق حمل کا ہوگا وارثون سے مین واپس کر اونگا
اگر مستحق اوس حصہ کا پیدا ہو تو بہتر ہے اپنا حصہ لے لے اور اگر وہ نہ پیدا ہو بلکہ کم
والا پیدا ہو مثلاً حصہ ابن کا رکھا گیا تھا اور بنت پیدا ہوئی تو جسقدر بنت کا حق ہے
اوسے دیکر باقی وارثونکو موافق اونکے حصص کے دیدین اور اسیطرح اگر ایسا شخص
پیدا ہو کہ اوسکو کچھہ نہ ملتا ہو مثلاً حصہ ابن الاخ کیلیے رکھہ چھوڑا تھا اور بنت الاخ پیدا
ہوئی جیسے اس مثال مین — میت شخص — زوجہ — ابن الاخ — حمل من اخ — پس سہم حمل حصص
وارثونپر تقسیم ہو جائیگا اور اسیطرح اگر کچھہ ملیگا حمل جو میت سے ہو اگر اکثر مدت تک
پیدا ہو تو وارث ہی اور اوسی ... میراث ملیگی اور جو موت سے یعنی اگر بعد پیدا ہونیکے
مرجائے تو اوسکے ... اور لوگونکو باعتبار اسی قرابت کے میراث ملیگی اور جو اکثر مدت سے

زیادہ پر پیدا ہو تو نہ وارث اوس میت کا ہوگا اور نہ اس قرابت سے متوارث ہوا اکثر
مدت حمل کی دو برس ہے اگر دو برس تک بعد موت ایک شخص کی اوسکی زوجہ سے
لڑکا پیدا ہوا اوسکا نسب اوس میت سے ثابت ہوگا یعنی وہ اوس میت کا بیٹا قرار پاویگا پس
اوسکو اوس میت سے میراث ملیگی اور باعتبار اس قرابت کے اورونکو اوس سے میراث
ملیگی اور جو بعد زیادہ مدت کے دو برس سے پیدا ہو تو اوسکا نسب اوس میت سے ثابت نہوگا
نہ اوس میت سے میراث ملیگی اور نہ اوس سے باعتبار اس قرابت کے کسی اور کو میراث ملیگی حمل
غیر میت کا جو اقل مدت حمل پر پیدا ہو میراث پاوے نہ جو اقل سے زیادہ پر پیدا ہو
اقل مدت حمل کی چھہ مہینہ ہین پس اگر ایک شخص مرے اور مثلاً اوسکے بہائی کی
زوجہ حاملہ ہو اور مستحق اوسکی میراث کے اولاد اخ ہون اگر چھہ مہینہ پر یا چھہ مہینے کے اندر
مرنے اس شخص کے وضع حمل ہو تو وہ اس میت سے میراث پاویگا اور چھہ مہینہ سے زیادہ پر پیدا ہو تو
اوس میت سے میراث نہ ملیگی لڑکا اگر سر اور ناف تک یا صرف سینہ تک زندہ پیدا ہو اسیطرح یا
اولٹا اور مرگیا تو وارث لڑکا یا سیدہا پیدا ہو کہ پہلی اوسکا سر نکلتا پہر باقی بدن یا اولٹا
پیدا ہو تا ہے پہلے پاؤن نکلتی ہین پہر باقی بدن پس اگر پیدا ہونے مین لڑکا مر گیا تو اوسکا یہ حکم ہے کہ اگر

سید ہا پیدا ہوا اور سینہ نکلنے تک زندہ تہا تو وارث ہوگا اور اگر اولٹا پیدا ہوا اور ناف نکلنے تک زندہ تہا تو وارث ہوگا اور اگر پہلی صورت مین فقط سر نکلتے ہی تک زندہ تہا اور سینہ نکلنے سے پہلے مرگیا اور دوسری صورت مین پاؤن نکلنے تک زندہ تہا ناف نکلنے سے پہلے مرگیا تو وارث نہوگا اوسکے وارث قرار دینے پر یہہ اثر مترتب ہے کہ جو حصہ اوسکے لیے موقوف ہوگا اوسے پہونچ کر اوسکا متروکہ ٹہرکے وارثون پر تقسیم ہوگا اور جب وارث نہ ٹہریگا تو وہ حصہ موقوفہ اگلی میت کے وارثون پر مسترد ہو جائیگا اور باعتبار سہام اونکی اوس میت سے اونپر منقسم ہو جائیگا —

فصل پندرہوین میراث مفقود کے بیان مین

مفقود اوسی کہتے ہین جو گہر سے چلا جائے اوسکی جیتے مرے کی کچہہ خبر معلوم نہو مال مفقود کا مستعمل رہیگا نوّے برس تک اوسکی پیدایش سے یعنی جو شخص مفقود ہوگیا ہو جب تک اوسکے پیدا ہونے سے نوّے برس نگذرین اوسکا مال رکہا رہے تقسیم نہو پس اگر چالیس برس کی عمر مین مفقود ہوا پچاس برس اور اوسکا مال رکہا رہے اور اگر تیس برس کی عمر مین مفقود ہوا ساٹھہ برس اور اوسکا مال رکہا رہے وعلی ہذا القیاس حصہ اوسکا نمبر سے

معطل رہے یعنی جب تک نوّے برس مفقود کی ولادت سے نگذرین جو کچھہ اوسکو کسی مورث سے
کہ ایام غیبت اوسکی مین مرے حصہ پہونچے وہ بہی معطل رکھا رہیگا یعنی مفقود نوّے برس تک
اپنے مال مین حکم زندہ کا رکھتا ہے اور نسبت حصہ کے جو اوسکے لیے غیر کی میراث مین سے معطل رکھا جائے حکم
مردہ کا رکھتا ہے پس مال اوسکا ملے حال کے وارث کو اور حصہ پہر جاوے پہروالی وارث کو یعنی جبکہ نوّے
برس گذر جاوین حکم موت مفقود کا کیا جاوے اب میراث اوسکی اون وارثونکو ملیگی جو حال مین
موجود ہین اور جو اس سے پہلے مرگئی اونکو میراث نملے گی اسواسطے کہ بعد مفقود کی نوّے
برس تک مفقود کی ولادت سے اوسی حکم زندہ کا ہے اپنے مال مین پس جو لوگ کہ اس عرصہ مین مرے
گویا اوسکی حیات مین مرے اور جو حصہ کہ اوسکے واسطے کسی مورث سے معطل رکھا گیا ہو وہ واپس
ہو جائیگا اوسی مورث کے وارثونپر اور مفقود کے وارثونکو اوسمین سے کچھہ نملیگا اسواسطے کہ اوس حصہ کی
نسبت مفقود کو ایام غیبت مین حکم مردہ کا ہے پس گویا کہ وہ مورث بحالت موت مفقود کے مرا

فصل سولھوین میراث مرتد کے بیانمین

مرتد یعنے وہ کہ دین اسلام سے پہر گیا ہو کسی کا وارث نہین ہوتا
نہ مسلمان کا نہ دوسرے مرتد کا نہ کافر کا مگر یہہ کہ ایک ملک کے

سب لوگ مرتد ہوجاوین تو اُنہمین ایک دوسریکے وارث ہونگے ملک سے
مراد یہہ ہے کہ ایک بستی یا ایک پرگنہ یا ایک ضلع کے سب لوگ مرتد ہوجاوین
یہہ مراد نہین کہ ساری ولایت کی اور مال عورت مرتدہ کا مطلقاً اور مال مرد مرتد کا
جو اوسنے حاصل کیا ہو حالت اسلام مین اوسکے ورثہ مسلمین کو پہونچیگا اور جو ایسا
ہو یعنی مال مرتد کا جو اوسنے حالت ارتداد مین حاصل کیا ہو حق ہے عوام مسلمین کا
یعنی بیت المال مین رکھا جاوے اور مصالح مسلمین مین صرف ہو مرتد جب دار الاسلام
سے چلا جاوے اور دار الحرب مین جا رہے اور قاضی حکم کرے اسبات کا کہ وہ
دار الحرب مین جا ملا یہان سے بے علاقہ ہو گیا پس گویا کہ وہ مرگیا اوسوقت سب
احکام موت کے جاری ہو جاوینگے اور اوسکا مال اوسکے ورثہ مسلمین کو حسب
شرح صدر پہونچیگا مرتدہ کے شوہر کو میراث اوسکے مال مین نہین ملتی اسواسطے
کہ بسبب ارتداد کی وہ اپنے شوہر سے بائن ہو گئی اوسکی زوجہ نرہی پس بوقت لحوق
بدار الحرب وہ اوسکا زوج نہین کہ میراث پاوے

فصل اٹھترہوین میراث اسیر کے بیان مین

جن مسلمانونکو کہ کفار دار الحرب کو اسیر کرکے لیجاوین

اور پھر اونکا حال کچھہ معلوم نہو حکم اونکا مثل مفقود کی ہے اور اگر حال معلوم ہو تو مثل

سب مسلمانون کی ہے یعنی اگر اہل حرب نے ایک مسلمان کو گرفتار کر لیا

اور دار الحرب کو لیگئے تو بعد گذر جانے نوّے برس کے حکم موت کا دیا جائیگا

اور اوسکی میراث حسب مرقوم الصدر ورثا پر تقسیم ہوگی مثل مفقود کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ

وصیت کرتا ہے تمکو اللہ بیچ

اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ

اولاد تمہاری کے واسطے مرد کے مانند حصہ دو عورتون کے پس اگر ہوویں

نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ

عورتیں زیادہ دو سے پس واسطے اونکے ہے دو تہائی اوس چیز سے کہ چھوڑ گیا اور اگر ہو

وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ

ایک ہی پس واسطے اوسکے ہے آدہا اور واسطے ماں باپ اوسکے کے ہر ایک کو

مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ

اُن دونوں میں سے چھٹا حصہ اوس چیز کا کہ چھوڑ گیا ہے اگر ہو واسطے اوسکے اولاد

فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ

پس اگر نہو واسطے اوسکے اولاد اور وارث ہوں ماں باپ اوسکے پس واسطے ماں اوسکی کے تیسرا

فَإِنْ كَانَ لَهٗٓ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

پس اگر ہوویں واسطے اوسکے بھائی پس واسطے ماں اوسکی کے چھٹا حصہ پیچھے وصیت کے

يُّوصِي بِهَآ أَوْ دَيْنٍ آبَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ

وصیت کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے یا قرض کے باپ تمہارے اور بیٹے تمہارے نہیں جانتے تم

أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ

کون اونمیں سے بہت نزدیک ہے واسطے تمہارے نفع مقرر کیا ہوا ہے اللہ صاحب کیطرف سے

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

تحقیق اللہ ہے جاننے والا باحکمت اور واسطے تمہارے آدھا اوس چیز کا کہ چھوڑ گئی ہیں

أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ

بیبیاں تمہاری اگر نہو واسطے اونکے اولاد پس اگر ہووے واسطے اونکی

وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِينَ

اولاد پس واسطے تمہارے چوتھائی اوس چیز کا [illegible]

بِهَا اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ

ساتھ اوسکے یا قرض کے اور واسطے اونکے چوتھائی اوس چیز کا کہ چھوڑ جاؤ تم پیچھے اگر

يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ

نہو واسطے تمہارے اولاد پس اگر ہو واسطے تمہارے اولاد پس واسطے اونکے آٹھواں حصہ

مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ

اوس چیز کا کہ چھوڑ جاؤ تم پیچھے وصیت کے کہ وصیت کر جاؤ تم ساتھ اوسکے یا

دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ

قرض اور اگر ہو وہ مرد کہ میراث لیتے ہیں اوسکی کلالہ یا عورت

وَّلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ

اور واسطے اوسکے ایک بھائی یا ایک بہن پس واسطے ہر ایک کے اون دونوں میں سے چھٹا حصہ ہے

فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ

پس اگر ہوں زیادہ اس سے پس وہ ساجھی ہیں برابر ہیں بیچ تہائی کے

مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ

پیچھے وصیت کے کہ وصیت کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے یا قرض کے نہیں ضرر پہنچانیوالا کسیکو

وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ

مقرر کیا گیا اللہ صاحب کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا تحمل والا فتوے پوچھتے ہیں تجھسے کہہ اللہ صاحب

يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ

فتویٰ دیتا ہے تمکو بیچ کلالہ کے اگر کوئی مرد ہلاک ہو جائے نہیں واسطے اوسکے اولاد اور واسطے اوسکی ہووے بہن

فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَإِنْ

پس واسطے اوسکے آدھا اوس چیز کا کہ چھوڑ گیا اور وہ وارث ہوتا ہے اوسکا اگر نہو واسطے اوسکے اولاد پس

كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً

ہوویں دو پس واسطے اون دونوں کے دو تہائی اوس چیز کا کہ چھوڑ گیا اور اگر ہوویں وارث جماعت

رِّجَالًا وَّنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ

مرد اور عورتیں پس واسطے مرد کے برابر حصہ دو عورتوں کے

چونکہ اصل اصول اور ماخذ فرائض کا یہہ آیات قرآنی تھیں لہذا واسطے تسہیل ناظرین کے اس نظم فرقانی کو کہ متعلق فرائض ہے ایک جگہہ جمع کیا گیا تو کہ دقت تلاش اور تجسس کی نہ ہو فقط

خاتمۃ الطبع

ہزاران ہزار حمد و سپاس اوس رب ذو المنن کے زیبا و شایان ہے کہ جسنے اپنی
قدرت کاملہ و حکمت بالغہ سے لفظ کن سے شجر اور حجر جن اور انس اور ملائکہ
وحش و طیور ہیجدہ ہزار عالم کو صورہائے گوناگون کے ساتھہ مخلوق فرمایا
بالخصوص حضرت انسان کو بخلعت اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً
وبمصداق اَلرَّحْمٰنُ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ کے شرف اور
ممتاز فرمایا اور تاج خلافت اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ سر آدم پر کہ سرّ الٰہی تہا
رکہکر ارشاد فرمایا اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّهٗ ؎
قلب مومن کعبہ اللہ ہو ٭ پس چرا جوئی خدارا کو بکو ۔ اور سپاس بیحد اوس
عالی گہر حضرت خیر البشر برگزیدہ انس و جان قرۃ التاج عالم و عالمیان رازدار
لی مع اللہ واقف اسرار فقر و الی اللہ صاحب لولاک عارج افلاک سید ابرار
احمد مختار صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے شایان ہے کہ جسکا خود معرف

خدا ہے۔ اوسی پر قران مجید نازل ہے اوسکی توصیف مین وما ارسلنٰک
الا رحمۃ للعلمین منزل ہے اوسی نے گمراہونکو کفر و ضلالت سے
نکالا اور نور ایمان کی ہدایت سے مشرف کیا پس ایسا رسول برحق جسکو
حق سبحانہ تعالی نے برگزیدہ کیا ہے کسکا حوصلہ ہے کہ اوسکی صفت مین کچھہ لکھہ
سکے اگر ازل سے ابد تک ہیژدہ ہزار عالم اوسکے ثنا خوان ہون اور منشی فلک
چرخ مارے تو شمہ اوس حضرت صاحب لولاک کی نعت کا ادا نہو سکے لقول

یا صاحب الجمال و یا سید البشر	من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور منقبت حضرات اصحاب کبار و حضرات اہل بیت اطہار جنکی صفت مین
رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ قران ناطق ہے پس انسان ضعیف البنیان
کیا لکھہ سکتا ہے اون ہی کے وجود باجود سے دین مبین نے رونق پائی
قوانین شریعت اور آئین اسلام نے استحکام پایا اور آجتک اون ہی کا
فیض ہدایت جاری ہے کہ ہر ایک راہ مستقیم پر قائم ہے۔ بعد اسکے

ہیمدان کیچ مچ بیان محمد حسنین مہتمم مطبع خدمت مین ارباب دانش وخرد
کی گذارش پرداز ہے کہ آن ایام فرخندہ فرجام مین کہ زمانہ فتنہ وفساد سے
خالی اور معطل اور نشاط مسرت سے مطمئن اور حصول فتوح سے مالامال ہے
زمانہ فیض کاشانہ حضور پرنور جناب مستطاب معلی القاب قمر رکاب
گردون قباب آفتاب جہانتاب حشمت واقبال مہر سپہر عظمت واجلال
سکندر صولت سلیمان حشمت درۃ التاج سروری گوہر کان برتری زیبندہ تخت
وریاست شایان مسند حکومت کریم الاخلاق عمیم الاشفاق بحر کریم
دریای ہمم کوہ وقار گردون اقتدار والاجناب عالی انتساب قرار افزا ے
عالم وعالمیان نوازندہ جہان وجہانیان حامی دین امیر المومنین و
رئیس المسلمین جناب نواب محمد حامد علیخانصاحب بہادر فرمانروا ے
دار الریاستہ مصطفیٰ آباد عرف رامپور ادام اللہ ملکہم واجلالہم
مین یہ رسالہ شریفہ وعجالہ منیفہ دُرّ مکنون دریاے شریعت گوہر آبدار بحر حقیقت قاطع
فتنہ وفساد دافع شر وعناد اعنی ہدیہ حامدیہ فی فرائض محمدیہ مصنفہ جناب

حامد انتساب مقدس القاب عمدة المحققین قدوة المدققین فاضل اکمل عالم افضل حاوی علوم معقول
ومنقول واقف فروع واصول ماہر حقیقت واقف طریقت اعنی جناب مولانا ظہور الحق صاحب
قادری چشتی علوی ابن مولوی ظہور الحسن صاحب ابن مولانا غلام حسین صاحب ابن مولانا نصیر الدین
صاحب ابن مولانا شیر محمد صاحب بخاری نے بہ نہایت متانت واسطے سہولت عام ایسا رسالہ تالیف فرمایا کہ جملہ دقتین
علم فرائض کہ ادق علوم سے ہی اوٹھہ گیئن اور علماء پر استخراج ان مسائل کا کسقدر مشکل تھا سہل
ہوگیا اور طلبا اور عوام کو بصراحت ہوگئی تقسیم میراث ہیئت مین ایسی تشریح کی ہی اور تمثیلین اور
دلائل بیان فرمائے ہین کہ تمامی مسائل مشکلہ تقسیم ترکہ آئینہ کے مانند روشن وصاف عام فہم ہوگئے
غرضکہ جسکی بغل مین یہ کتاب ہو وہ حافظ اور ماہر علم فرائض ہے اوسکو تقسیم ترکہ مین
موافق فرائض کسی عالم سے حصول استفتا کی ضرورت نہین رہی الحق یہ رسالہ
مفید عام کارآمد انام لائق مطالعہ اہل اسلام ہی اگرچہ علماء وقت نے اپنی اپنی زمانہ
مین اس علم کے اوپر بہی رسالہ لکہی ہین مگر اوس سے مشکلات بالکلیہ رفع نہین ہوئی
دکہلا اکثر بڑی بڑی علما بہی حیران و پریشان رہتی تہے اس رسالہ مین تشریح اور تفصیل
عام فہم ہوتی ہے اونکو بہی اپنی معاملات مروجہ متدائرہ فرائض مین سہولت

ہو گئی سبحان اللہ کیا عمدہ رسالہ ہے بارک اللہ کیا واضح اور صاف بیان ہے
جو لوگ اس رسالہ کے مطالعے سے فیض اوٹھاوینگے وہ مشکور و ثناخوان ہونگے
جناب مولف نے اس رسالہ کو مطبع دبدبہ سکندری ریاست رام پور مین
چھپوایا تاکہ فیض جاری رہے —

المختصر یہ کتاب مستطاب مسمی بہ ہدیہ حنفیہ فرائض محمدیہ - تاریخ ۲۹-
ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۲ ہجری ہو میں کسوت انطباع پہنکر جلوہ آرائے
محفل مشتاقین ہوئی — اللہ بس باقی ہوس

